ہندومت

کا

مختصر تعارف

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(رفیق علمی: مجلس تحقیقات، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

U-152

نام : ہندومت کا مختصر تعارف

مصنف : مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

ناشر : مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ

اردو ایڈیشن : جدید ایڈیشن مع اضافہ شدہ

تعداد کتب : ۱۰۰۰

سال : ۲۰۲۰ء

قیمت : ۸۰

Writer :	Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Book Name:	Hindu Mat Ka Mukhtasar Tarruf
Publisher :	Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow 226020, UP, India
Website:	www.islamicjpamn.org
E-Mail:	tasneemlko2012@gmail.com
Phone No.	9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)	05222741539
۲۔ نیو سلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی	0522-27415
۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳ (لکھنؤ)	9936635816
۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبل پور، مدھیہ پردیش	9424708020
۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 182-A 5 گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور	9935044343
۶۔ مکتبہ شباب جدید، ندوہ روڈ، لکھنؤ	9198621671
۷۔ مکتبہ شاہ ولی اللہ جامع مسجد، دیوبند	8439650526

فہرست

پیش لفظ ۸
مقدمہ ۱۰
حصّہ اوّل۔ ہندوستان کی مختصر تاریخ وتہذیب اور ہندو سماج کی تشکیل ۱۲
ہندوستان کی ابتدائی تہذیب ۱۳
وادیٔ سندھ کے باشندے ۱۳
آریہ قوم مصر سے ہند تک ۱۴
آریہ قوم کی اصل ۱۴
۱۔وسط ایشیائی نظریہ(Central Asian Theory) ۱۴
۲۔مصری وسامی نظریہ(Egyptian or Semitic Theory) ۱۵
آریہ قوم کی ہندوستان کی طرف ہجرت ۱۵
ہندوستان میں آریاؤں کی آبادکاری ۱۵
دراوِڑ قوم(Dravidian People) ۱۶
دراوِڑ قوم کی تہذیب ۱۶
دراوِڑ قوم کا مذہبی عقیدہ ۱۷
آریہ قوم کا دراوِڑوں پر غلبہ ۱۷
سماجی اور نسلی تفریق ۱۸
ہندو سماج کی تشکیل ۱۸
ویدک دور کا آغاز ۱۹
ویدک دور کے ادوار ۱۹
ابتدائی ویدک دور(Early Vedic Period) ۲۰
ویدک دور کے بعد(Later Vedic Period) ۲۰
مذہب کی باگ ڈور ۲۱

غلامی اور ذات پات کا نظام ۲۱
حصہ دوم ۔ ہندو دھرم کی مختصر تاریخ اور ہندو لفظ کی تحقیق ۲۲
ہندو دھرم کی مختصر تاریخ ۲۳
شری مد بھاگوت پران کے مطابق دھرم کی تعریف ۲۴
منو اسمرتی کے مطابق دھرم کی تعریف ۲۴
لفظ ''ہندو'' کا ماخذ ۲۵
جغرافیائی مفہوم ۲۵
مذہبی مفہوم ۲۵
مذہبی وثقافتی مفہوم ۲۶
جدید مفہوم ۲۶
پنڈت جواہر لال نہرو کے مطابق ۲۶
نہرو جی کے نزدیک ''ہند'' (Hind) کی اصطلاح کا ماخذ ۲۷
ہندو لفظ کی وجہ تسمیہ ۲۸
لفظ ''ہندو'' میں اختلاف اور آراء ۳۱
سوامی دیانند سرسوتی کے مطابق ۳۱
ونایک دامودر ساورکر (V.D. Savarkar) کے مطابق ۳۲
ہندو کسے کہتے ہیں ۳۲
آچاریہ ونوبا بھاوے کے مطابق ''ہندو'' کی تعریف ۳۳
تن سُکھ رام گپت کے مطابق ''ہندو'' کی تعریف ۳۳
مہاتما گاندھی کے مطابق ''ہندو'' کی تعریف ۳۴
گاندھی جی کی دوسری تعریف ۳۴
سوامی وویکانند کے مطابق ''ہندو'' ۳۴
وردھا اسمرتی میں ''ہندو'' کی تعریف ۳۴
ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کے مطابق ۳۵

خلاصہ ۳۵
حصہ سوم۔ ہندو دھرم کے فرقے، کتابیں اور تہواروں کا مختصر تعارف ۳۷
ہندو دھرم کے فرقے ۳۸
سناتن دھرم کا تعارف ۳۸
سناتن دھرم کی تعریف ۳۸
سناتن دھرم کا تاریخی پس منظر ۴۱
سناتن دھرم کا نظریاتی مفہوم ۴۱
موجودہ دور میں سناتن دھرم کا سیاسی مفہوم ۴۲
سیاسی پس منظر ۴۲
موجودہ مفہوم ۴۳
خلاصہ ۴۳
سناتن دھرم کی اہم شاخیں ۴۳
شیو فرقہ (Shaivism) کا تعارف ۴۴
شیو فرقہ کے عقائد ۴۴
اہم مذہبی علامتیں (Religious Symbols) ۴۵
شیو فرقہ کی اہم مذہبی کتب ۴۵
اہم تہوار ۴۵
ذیلی فرقے (Sub-sects) ۴۶
وِشنو فرقہ (वैष्णव सम्प्रदाय) کا تعارف ۴۷
عقائد (Beliefs) ۴۷
وِشنو کے دس اوتار (दशावतार) ۴۸
وِشنو فرقہ کی مذہبی علامتیں ۴۹
وِشنو فرقہ کی اہم مذہبی کتب ۴۹
وشنو فرقے کے اہم تہوار ۵۰

وِشنو فرقہ کے اہم ذیلی فرقے ۵۰
شاکت فرقہ (Shaktism) کا تعارف ۵۱
شاکت فرقہ کے اہم عقائد ۵۲
شاکت فرقہ کی اہم مذہبی کتب ۵۲
شاکت فرقہ کی اہم مذہبی علامتیں ۵۳
شاکت فرقہ کے اہم تہوار ۵۳
شاکت فرقہ کے اہم ذیلی فرقے ۵۳
اسمارت فرقہ (स्मार्त संप्रदाय) ۵۴
اسمارت فرقہ کے اہم عقائد ۵۴
اسمارت فرقہ کی اہم مذہبی کتب ۵۵
اسمارت فرقہ کے اہم مذہبی رسومات ۵۵
فلسفیانہ بنیاد ۵۵
اہم خصوصیات ۵۶
اہم مراکز ۵۶
ہندو مذہب کے دیگر اہم فرقے ۵۶
روایتی مذہبی فرقے (सम्प्रदाय/पंथ) ۵۶
اصلاحی تحریکیں ۵۷
جدید روحانی وفکری تحریکیں ۵۷
ہندو مذہبی کتابوں کا تعارف ۵۸
۱۔شروتی (श्रुति) ''جو سنی گئی'' ۵۹
۲۔اسمرتی (स्मृति) ''جو یاد کی گئی'' ٦۰
حصہ چہارم ۔ ہندومت کے اہم تہوار، پرب، ورت اور تیرتھ یاترائیں ٦۴
ہندومت کی اہم مذہبی روایات اور تہوار ٦۵
ہندومت کے اہم تہوار ٦۵

ہندومت کے اہم پرب..... ۶۷
ہندومت کے اہم ورت..... ۶۷
ہندومت کی اہم تیرتھ یاترائیں..... ۶۸
کاور یاترا(कांवड़ यात्रा)..... ۷۰
ہندودھرم کے اہم مندر..... ۷۰
خلاصہ..... ۷۱

❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی دامت برکاتہم

(مہتمم: دار العلوم ندوۃ العلماء و مدیر: البعث الاسلامی ندوۃ العلماء لکھنؤ، الہند)

الحمد للّٰہ رب العالمین، و الصلاۃ و السلام علی سید الأنبیاء و المرسلین محمد و علی آلہ و أصحابہ اجمعین و من تبعھم باحسان الی یوم الدین، أما بعد:

دعوت دین امت کے ذمہ ایک اہم فریضہ ہے، یہ امت چونکہ تمام امتوں میں بہترین امت ہے، اس کی بہتری کی وجہ بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتادی ہے کہ یہ پوری انسانیت کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے برپا کی گئی ہے، اس امت کے داعی اولی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ذریعہ تیار کردہ نسل نے پوری انسانی برادری کی فکر کی، یہی وجہ ہے کہ بہت کم مدت میں وہ دنیا کے اطراف واکناف پر چھا گئے اور لاکھوں انسانوں کی ہدایت کا سبب بنے، اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کو اس طرح قبول کیا کہ قیامت کے لئے ان کو نمونہ بنادیا۔

صحابۂ کرامؓ کے بعد تابعین، تبع تابعین اور ان کے بعد آنے والی نسلیں بھی اسی فکر کے ساتھ اقوام عالم کے درمیان آتی رہیں اور معاشرہ کے متنوع عناصر کی ہدایت کا ذریعہ بنیں، یہی وجہ ہے کہ یہ دین آج ہم تک پہونچا اور ہم اس کی تعلیمات سے واقف ہوکر اللہ تعالیٰ کی مرضیات کے مطابق کسی حد تک اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

دین کے پہونچانے کے لئے ہر زمانہ اور ہر دور میں نئے نئے طریقہ اختیار کئے جاتے رہے، بنیادی طور پر زبان اور قلم کو استعمال کر کے اس فریضہ کو انجام دیا جاتا رہا، زبان کے ذریعہ جو باتیں بیان کی جاتی ہیں وہ وقتی اور فوری طور پر اثر انداز ہوتی ہیں، لیکن اس سے دوسرے افراد جو وہاں موجود نہیں ہیں، محروم رہتے ہیں، لیکن قلم کے ذریعہ جو باتیں کاغذ پر لکھ دی جاتی ہیں اور کتابوں میں محفوظ کر دی جاتی ہیں ان سے برسوں استفادہ کیا جاسکتا ہے اور بحمد اللہ تاریخ اسلام کا پورا ذخیرہ اس کا شاہد عدل ہے۔

مقام مسرت ہے کہ مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی (صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ) ایک عرصہ سے دعوت واصلاح کے میدان میں قابل ذکر کام انجام دے رہے ہیں، وہ لسانی اور قلمی جہاد کر رہے ہیں، جس پر وہ پوری ندوی برادری ہی نہیں، بلکہ طبقہ علماء کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں، دعوت میں بنیادی چیز لسان قوم میں مہارت ہے، مفتی صاحب ہندوستان کی مروجہ زبان ہندی کے اچاریہ (عالم) ہیں، انہوں نے ہندی زبان میں اسلامیات کا ایک کتب خانہ تیار کر دیا ہے اور اہم بات یہ ہے کہ تفسیر فاروقی کے نام سے سات جلدوں میں ہندی زبان میں وقیع تفسیر اور اردو زبان میں ''معانی القرآن الکریم لفظی رواں ترجمہ ومختصر تفسیر'' کے عنوان سے بھی لکھی ہے جس کی ہر طرف پذیرائی ہے، ادھر چند مہینوں میں انہوں نے قرآن کے ہندی لفظی ترجمہ کا کام کیا ہے، جو طباعت کے لئے تیار ہے، اسی طرح انہوں نے اس وقت اور کئی کتابیں تیار کی ہیں جس میں ''ہندومت کا مختصر تعارف'' بھی ہے۔ جو عوام وخواص کے لئے بہت مفید ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کو مزید ہمت وحوصلہ دیں، تاکہ ان کے ذریعہ لسانی اور قلمی جہاد کا یہ سلسلہ جاری رہے اور ان کا فیض جو دراصل ندوۃ العلماء کا فیض ہے جاری وساری رہے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

سعید الرحمٰن اعظمی ندوی
ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۸ رشوال ۱۴۴۱ھ
۲ رجون ۲۰۲۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد، وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے ہر دور میں انبیاء ورسل علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور ان پر آسمانی کتابیں نازل کیں تاکہ انسان حق و باطل میں امتیاز کر سکے اور صحیح عقیدہ وعمل کی راہ اختیار کرے۔ تاہم تاریخ کے مختلف ادوار میں دنیا کے مختلف خطوں میں ایسے مذہبی، فلسفیانہ اور تہذیبی نظام بھی وجود میں آئے جنہوں نے اپنے اپنے معاشروں کی فکری، اخلاقی اور سماجی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان میں ہندو مذہب (سناتن دھرم) دنیا کے قدیم ترین اور وسیع ترین مذہبی وتہذیبی نظاموں میں شمار ہوتا ہے، جس نے ہزاروں برس کے دوران متعدد مذہبی، فلسفیانہ، سماجی اور ثقافتی روایات کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔

ہندو مذہب کسی ایک بانی، ایک مخصوص زمانے یا ایک ہی مذہبی کتاب کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک طویل تاریخی ارتقا، متنوع فکری روایات، مختلف مذہبی مکاتب اور متعدد مقدس کتابوں کا مجموعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مذہب کو سمجھنے کے لیے اس کی تاریخ، تہذیب، سماجی تشکیل، بنیادی اصطلاحات، مذہبی عقائد، فلسفیانہ نظریات، مقدس صحائف، فرقوں اور مذہبی رسوم کا باہم مربوط مطالعہ ناگزیر ہے۔

صرف ویدوں یا چند مشہور کتابوں کے تعارف سے ہندو مذہب کی مکمل تصویر سامنے نہیں آتی، بلکہ اس کے تاریخی سفر اور فکری ارتقا کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔

برصغیر کی تاریخ میں وادیٔ سندھ کی تہذیب، آریہ اقوام کی آمد، ویدک تہذیب کا قیام، سناتن دھرم کی تشکیل، برہمنی نظام، ذات پات کی تقسیم، اُپنشدی فلسفہ، پُرانک روایت، اوتار واد، بھگتی تحریک اور بعد کے مذہبی وسماجی رجحانات نے ہندو مذہب کی موجودہ شکل کو تشکیل دیا۔ اسی تاریخی سفر کے دوران

لفظ ''ہندو'' نے بھی جغرافیائی شناخت سے مذہبی اور تہذیبی شناخت تک کا طویل سفر طے کیا، جس کی تحقیق اس موضوع کا ایک اہم حصہ ہے۔

اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ ہندو مذہب کا تعارف نہایت مختصر مگر جامع انداز میں پیش کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے پہلے ہندوستان کی ابتدائی تہذیب، وادیٔ سندھ، آریہ قوم، ویدک دور، ہندو سماج کی تشکیل اور سناتن دھرم کے تاریخی ارتقا کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے بعد لفظ "ہندو" کی لغوی، تاریخی اور مذہبی تحقیق، مختلف مؤرخین، ہندو مفکرین اور مستشرقین کی آراء کی روشنی میں بیان کی گئی ہے تاکہ قاری اس اصطلاح کے تاریخی ارتقا کو صحیح تناظر میں سمجھ سکے۔

اس کے بعد ہندو مذہب کے بنیادی فرقوں، ان کے عقائد، مذہبی تصورات، اہم مذہبی شخصیات، عبادات، مذہبی علامات، مقدس کتابوں، تہواروں اور مذہبی رسوم کا مختصر مگر مستند تعارف پیش کیا گیا ہے۔ ہر موضوع کو حتی المقدور اصل ہندو مصادر، قدیم سنسکرت متون، جدید تحقیقی کتب اور معروف ہندوستانی و مغربی مؤرخین کے حوالے سے مرتب کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا مقصد کسی مذہب کی تائید یا تردید نہیں، بلکہ اس کے تاریخی، تہذیبی اور مذہبی تعارف کو علمی انداز میں پیش کرنا ہے، تاکہ طلبہ، اساتذہ، ائمہ، دعوتِ دین سے وابستہ افراد اور تقابلی مذاہب کے شائقین کو ایک ایسی مختصر مگر جامع کتاب میسر آ سکے جس سے ابتدائی اور بنیادی معلومات ایک ہی جگہ حاصل ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے علمِ نافع اور حق کی معرفت کا ذریعہ بنائے اور اس کتاب کو مؤلف، ناشر اور تمام قارئین کے لیے دنیا و آخرت میں خیر و برکت اور ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ والسلام



محمد سرور فاروقی ندوی
دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۸/شعبان ۱۴۴۱ھ مطابق ۲/اپریل ۲۰۲۰ء

حصّہ اوّل

ہندوستان کی مختصر تاریخ وتہذیب
اور
ہندو سماج کی تشکیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندوستان کی ابتدائی تہذیب

وادیٔ سندھ کی تہذیب (Indus Valley Civilization) دنیا کی قدیم ترین شہری تہذیبوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کا آغاز تقریباً 3300 قبل مسیح میں ہوا، جبکہ 2600 تا 1900 قبل مسیح اس کا عروج (Mature Harappan Phase) تھا۔ بعدازاں یہ تہذیب بتدریج زوال پذیر ہو کر تقریباً 1300 قبل مسیح تک ختم ہوگئی۔

اس کی حدود موجودہ پاکستان، شمال مغربی بھارت اور افغانستان کے بعض علاقوں تک پھیلی ہوئی تھیں۔ مزید یہ کہ بلوچستان کے مہرگڑھ (Mehrgarh) سے تقریباً 7000 قبل مسیح کے زرعی آثار ملے ہیں، جو اس تہذیب کے ابتدائی پس منظر کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس کی معیشت زراعت، مویشی پالنے اور تجارت پر قائم تھی، جبکہ گندم، جو، کپاس، کھجور اور تل اہم پیداوار تھیں۔

وادیٔ سندھ کے باشندے

وادیٔ سندھ کے باشندے تحریر سے واقف تھے، لیکن ان کی Indus Script آج تک مکمل طور پر پڑھی نہیں جا سکی۔ ان کے مذہبی آثار میں زرخیزی کی علامتیں، عورت کے مجسمے اور پشوپتی (Pashupati) کی مہر نمایاں ہیں۔ تقریباً 1900 قبل مسیح کے بعد موسمی تبدیلی، دریاؤں کے رخ بدلنے، خصوصاً ہاکڑا-گھاگھر (ممکنہ سرسوتی) کے خشک ہونے، اور تجارتی نظام کے کمزور پڑنے سے یہ تہذیب زوال کا شکار ہوئی۔ جدید تحقیق آریائی حملے

کے نظریے کی تائید نہیں کرتی۔

اس تہذیب کے اہم مراکز ہڑپہ (Harappa) اور موہنجوداڑو (Mohenjo-Daro) ہیں، جہاں منظم شہری منصوبہ بندی، پختہ سڑکیں، نکاسیٔ آب کا جدید نظام، مہریں، غلہ گودام اور Great Bath جیسے آثار دریافت ہوئے ہیں۔ وادیٔ سندھ کی تہذیب کو مصر اور میسوپوٹیمیا کے ساتھ دنیا کی تین عظیم قدیم شہری تہذیبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

آریہ قوم مصر سے ہند تک

آریہ قوم (Aryans) ایک قدیم ہند-یورپی نسل سے تعلق رکھنے والی قوم تھی جنہوں نے قدیم زمانے میں مشرق کی طرف ہجرت کی۔ بعض نظریات کے مطابق آریہ یورپ، ایران، اور وسط ایشیا سے نکلے، جبکہ چند متنازع نظریات یہ بھی کہتے ہیں کہ آریہ مصر یا قدیم سامی خطوں سے آئے۔ آریہ قوم قدرتی عناصر (سورج، آگ، ہوا، بارش وغیرہ) کی پوجا کرتی تھی۔ ان کے اہم دیوتا تھے: اِندر، اگنی، ورُن، مترا، سوریا وغیرہ۔ بعد میں یہی تصورات ہندو دیومالائی نظام میں شامل ہو گئے۔

آریہ قوم کی اصل

تاریخ دانوں کے درمیان آریہ قوم کی حقیقت پر دو اہم نظریے ہیں:

ا۔ وسط ایشیائی نظریہ (Central Asian Theory)

اس نظریہ کو ماکس مولر (Max Müller)، بیلی، بوئس، اور راولنسن جیسے ماہرین نے پیش کیا۔ ان کے مطابق آریہ قوم وسط ایشیا (موجودہ قزاقستان، ازبکستان، ترکمانستان کے علاقوں) سے تقریباً 1500 ق م کے آس پاس مشرق کی طرف ہجرت کر کے ایران اور ہندوستان پہنچی۔ انہوں نے وہاں کی قدیم تہذیبوں جیسے دراوڑی ہڑپہ اور موہنجوداڑو پر اثر ڈالا۔

(History of Ancient Sanskrit Literature, 1859, Max Muller)
(The Wonder That Was India, Page 25-29)

۲۔مصری وسامی نظریہ(Egyptian or Semitic Theory)

چند قدیم محققین کا خیال تھا کہ آریہ قوم قدیم مصر یا مشرقِ وسطیٰ (Mesopotamia) سے ہند کی طرف آئی۔اس خیال کے حامیوں کا کہنا تھا کہ آریہ اور سامی نسل (عرب، یہود وغیرہ) میں جسمانی مشابہت اور کچھ اساطیری قصوں کی یکسانی پائی جاتی ہے۔ان کے مطابق آریہ قوم نیل دریا کے کنارے یا بابل ونینویٰ کے علاقے سے مشرق کی طرف گئی، پھر ایران کے راستے ہندوستان میں داخل ہوئی۔

(Sir William Jones; Asiatic Researches Vol. I- 1788)
(C.F. Oldham; The Origin of the Aryans, 1894)

آریہ قوم کی ہندوستان کی طرف ہجرت

آریہ قوم نے تقریباً 1800 تا 1500 قبل مسیح کے دوران وسطی ایشیا(Steppe region) سے جنوب مشرق کی سمت ہجرت شروع کی۔ وہ افغانستان کے راستے شمال مغربی ہندوستان (موجودہ پاکستان وپنجاب کے علاقے) میں داخل ہوئے۔یہ ہجرت دوسری ہزارہ قبل مسیح میں ہوئی، اور انہی کے اثر سے ویدک تہذیب (Vedic Civilization) کی بنیاد پڑی۔یہ لوگ پہلے سندھ اور پنجاب کے میدانوں میں بسے، پھر رفتہ رفتہ گنگا۔جمنا کے علاقوں تک پھیل گئے۔ان کی زبان ویدک سنسکرت تھی اور انہی کے مذہبی گیت بعد میں رگ وید کی شکل میں مدوّن ہوئے۔

A History of India, Vol.1
The Indo-Aryan Migration and the Vedic period, Khan Academy
Romila Thapar; Early India: From the Origins to AD 1300, Page 70-72

ہندوستان میں آریاؤں کی آبادکاری

برصغیر میں آکر آریہ قوم نے زراعت، مویشی پالنے اور گھوڑے سے متعلق ثقافت کو فروغ دیا۔ان کی سماجی ساخت ذاتوں (Varnas) پر مبنی تھی برہمن، کشتر، ویش، اور شودر۔یہی دور ویدک عہد (BCE 600-1500) کہلاتا ہے، جس میں آریہ قوم نے مذہب، زبان،

رسومات اور سماجی نظام کی بنیاد رکھی جو بعد میں ہندومت کی شکل میں پروان چڑھی۔

R. S. Sharma- India's Ancient Past (Oxford University Press, 2005)
The Vedic Age and the Indo-Aryan Migrations, 2021 by UNESCO
Early India: From the Origins to AD 1300 (University of California Press, 2002)

دراوِڑ قوم (Dravidian People)

''دراوِڑ قوم'' (Dravidian People) ہندوستان کی قدیم ترین اقوام میں سے ایک ہے، جنہیں اکثر آریوں سے پہلے کے باشندے یا وادیٔ سندھ کی تہذیب (Indus Valley Civilization) کے وارث سمجھا جاتا ہے۔ ''دراوِڑ'' (Dravidian) لفظ سنسکرت کے ''دَراوِڈا'' (Dravida) سے نکلا ہے، جو جنوبی ہندوستان کے لوگوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ یہ قوم آریوں کے ہندوستان آنے سے پہلے یہاں آباد تھی۔ زیادہ تر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ دراوِڑ وادیٔ سندھ کے اصل باشندے تھے۔

The Wonder That Was India, Page-27

قدیم زمانے میں دراوِڑ لوگ سندھ، بلوچستان، پنجاب اور گجرات کے علاقے میں رہتے تھے یعنی وادیٔ سندھ کی تہذیب (Indus Valley Civilization) کے مراکز میں۔

آریوں کی آمد (تقریباً 1500 ق م.) کے بعد یہ لوگ جنوبی ہند کی طرف چلے گئے۔ آج کے تمل ناڈو، کیرالہ، کرناٹک، آندھرا پردیش اور تلنگانہ کے باشندے دراوِڑ نسل سے ہیں۔ آج بھی دراوِڑ نسل کی بڑی قومیں ہیں جیسے:

۱۔ تمل (Tamil)
۲۔ تیلگو (Telugu)
۳۔ کنڑ (Kannada)
۴۔ ملیالم (Malayalam)

دراوِڑ قوم کی تہذیب

دراوِڑوں کو اکثر موہنجوداڑو اور ہڑپہ کی تہذیب کے بانی کہا جاتا ہے۔ یہ

تہذیب 2500 ق.م 1700 ق.م کے درمیان اپنے عروج پر تھی۔

(The Indus Civilization, 1953 by Mortime Wheeler)
(Mohenjo-Daro and the Indus Civilization, 1931 by John Marshall)

دراوِڑ قوم کا مذہبی عقیدہ

آریوں کے آنے سے پہلے دراوِڑ قوم قدرت پرست (Nature Worshippers) تھی۔ ان کے مذہب میں درج ذیل عناصر شامل تھے:

۱۔ ماں دیوی (Mother Goddess) کی پوجا زرخیزی کی علامت۔

۲۔ پشوپتی (Lord of Beasts) ایک سینگوں والا دیوتا، بعد میں شیو سے منسلک۔

۳۔ سانپوں (Nagas)، درختوں، پانی، اور زمین کی پوجا۔

۴۔ قربانی کے بجائے عبادت، نذر و نیاز کا طریقہ۔

(Early India, Page-44, By Romila Thapar)
(An Introduction to the Study of India History, Page-62 by D.D. Kosambi)
(The Dravidian Languages, Bhadriraju Krinshanamurti Cambrige 2003)

آریہ قوم کا دراوِڑوں پر غلبہ

تقریباً 1500 قبلِ مسیح میں آریہ قوم، جو وسطِ ایشیا (Central Asia) کے میدانوں سے ہجرت کر کے ایران اور افغانستان کے راستے ہندوستان پہنچی، انہوں نے پنجاب اور گنگا-یمنہ کے علاقوں میں آباد ہونا شروع کیا۔ اُس وقت یہاں دراوِڑ قوم (Indus Valley Civilization) آباد تھی جو شہری، منظم اور زراعت و تجارت میں ماہر تھی۔ آریہ چونکہ خانہ بدوش، جنگجو اور چرواہے لوگ تھے، اس لیے انہوں نے جلد ہی دراوِڑوں پر حملے کیے۔

رِگ وید میں ان حملوں اور ''داسا'' یا ''دسیو'' اقوام سے جنگوں کا ذکر موجود ہے۔ ان جنگوں میں آریوں نے دراوِڑوں کے مضبوط قلعے تباہ کیے اور رفتہ رفتہ شمالی ہندوستان پر اپنا تسلط قائم کیا۔

سماجی اور نسلی تفریق

آریوں نے ہندوستان میں بسنے کے بعد اپنے آپ کو برتر و اعلیٰ نسل (Arya) قرار دیا اور مقامی دراوِڑ باشندوں کو ''داسا'' (غلام) یا ''شودر'' (خدمتگار) کہا۔

یہ نسلی اور طبقاتی تفریق بعد میں ذات پات یعنی ''ورن'' نظام (Varna System) کی شکل اختیار کر گئی، جس میں سماج کو چار بنیادی طبقات میں تقسیم کیا گیا:

۱۔ برہمن (Brahmin) پجاری و مذہبی طبقہ

۲۔ چھتریہ (Kshatriya) جنگجو و حاکم طبقہ

۳۔ وَیشیہ (Vaishya) تاجر و کسان

۴۔ شودر (Shudra) خدمت گزار، غلام، یعنی زیادہ تر دراوِڑ قوم کے لوگ

اس طرح دراوِڑوں کو سماجی طور پر سب سے نچلے درجے پر رکھا گیا۔ ان پر مذہبی، معاشرتی اور معاشی پابندیاں عائد کر دی گئیں وہ وید نہیں پڑھ سکتے تھے، پوجا پاٹھ میں شامل نہیں ہو سکتے تھے، اور اونچی ذات کے افراد کے سامنے جھکنا لازم تھا۔

(Manusmriti- chapter 1, Vers 87-91)
(R.S. Sharma; India's Ancient Past, page 78-82)
(An Intruduction to the Study of Indian History, page 67, D.D. Kosambi)

ہندو سماج کی تشکیل

آریوں نے اس طبقاتی نظام کو مذہبی رنگ دیا تا کہ اسے سماجی طور پر جائز بنایا جا سکے۔ رِگ وید کے پورش سوکت (पुरुष सूक्त) میں ایک ''کائناتی انسان'' کے جسم سے یہ چار طبقات نکلتے دکھائے گئے برہمن اس کے منہ سے، کھشتر یہ بازوؤں سے، ویشیہ رانوں سے، اور شودر پاؤں سے۔

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद् बाहू राजन्यः कृतः ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥

ترجمہ: ''اس (کائناتی انسان) کے منہ سے برہمن، بازوؤں سے راجنیہ (کھشتر یہ)، رانوں سے ویشیہ، اور پاؤں سے شودر پیدا ہوئے''۔

(رِگ وید، منڈل 10، سوکت 90، منتر 12)

یہ تصور دراصل آریہ سماج کے اقتدار کو الٰہی جواز فراہم کرنے کے لیے تھا تاکہ محکوم دراوڑ قوم ہمیشہ نچلے درجے پر رہے۔ رفتہ رفتہ یہ نظام مذہب، ذات اور خاندانی نسب سے جڑ گیا جسے ہندو جاتی پرنالی (Caste System) کہا گیا، جو بعد کے ہندو سماج کی بنیاد بن گئی۔

(Who Were the Shudras? 1946, by Dr. B.R. Ambedkar)
(Romila Thapar, History of Early India, Page 65-72)
(A.L. Basham, The Wonder That Was India, Page 50-55)

ویدک دور کا آغاز

ویدک دور کا آغاز تقریباً 1500 قبلِ مسیح میں ہوا، جب آریہ اقوام وسطِ ایشیا سے شمالی ہندوستان (پنجاب اور گنگا-یمنہ کے میدان) میں آ کر آباد ہوئیں۔ اس وقت وادیٔ سندھ کی تہذیب زوال پذیر ہو چکی تھی۔ آریوں نے اپنی زبان، ثقافت اور مذہبی روایات کو فروغ دیا اور اپنے مذہبی منتر و دعائیں زبانی روایت کے ذریعے محفوظ رکھیں، جو بعد میں رِگ وید کی صورت میں مدون ہوئیں۔ اس دور میں معاشرت کی بنیاد زراعت، مویشی پروری اور دیوتاؤں کی پرستش پر تھی۔ سورج، آگ، ہوا اور بارش جیسے قدرتی عناصر کو مقدس سمجھا جاتا تھا۔ اسی عہد میں ویدک تہذیب کی تشکیل ہوئی اور ذات پات کے ابتدائی آثار بھی نمایاں ہونے لگے۔

(Early India Page-27, Romila Thapar,)
(India's Ancient Past, S.R. Sharma, Page 58)
(The Wonder That Was India, Basham L.A. Page 27)

ویدک دور کے ادوار

ویدک عہد کو تاریخ دان عموماً دو بڑے ادوار میں تقسیم کرتے ہیں یہ تقسیم ویدوں کی

ترتیب، معاشرتی ارتقا، مذہبی تبدیلی اور سیاسی حالات کی بنیاد پر کی گئی ہے جو درج ذیل ہے:

۱۔ ابتدائی ویدک دور (Early Vedic Period)

۲۔ بعد از ویدک دور (Later Vedic Period)

ابتدائی ویدک دور (Early Vedic Period)

ابتدائی ویدک دور (1500 تا 1000 قبلِ مسیح) کا بنیادی ماخذ رِگ وید ہے۔ اس زمانے میں آریہ قوم پنجاب اور سرسوتی ندی کے اطراف آباد ہوئی۔ ان کا معاشرہ قبائلی تھا، جس میں ہر قبیلے کا سربراہ راجن (Rajan) کہلاتا تھا۔ اس دور میں آریہ فطرت پرست تھے اور اندر، اگنی اور ورُن جیسے دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے۔ معیشت زراعت، مویشی پروری اور تجارت پر قائم تھی، جبکہ گائے کو دولت کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو معاشرتی احترام حاصل تھا اور ذات پات کا نظام ابھی ابتدائی مرحلے میں تھا۔ یہی دور ویدک تہذیب اور بعد کی ہندوستانی مذہبی و سماجی روایات کی بنیاد بنا۔

(The Wonder That Was India, Page 30-33)
(India's Ancient Past, page 60)

ویدک دور کے بعد (Later Vedic Period)

بعد کا ویدک دور تقریباً 1000 تا 600 قبلِ مسیح پر مشتمل ہے۔ اس زمانے میں آریہ قوم پنجاب سے گنگا وادی تک پھیل گئی اور قبائلی معاشرہ ایک منظم طبقاتی نظام میں تبدیل ہو گیا۔ اسی دور میں ورن (ذات پات) کا نظام مضبوط ہوا، جس میں برہمن، کھشتریہ، ویشیہ اور شودر چار بنیادی طبقات قرار پائے۔

اسی عہد میں رِگ وید کے بعد یجر وید، سام وید اور اتھر وید مرتب ہوئے۔ یجر وید میں یگیہ اور مذہبی رسومات کے طریقے، سام وید میں منتروں کی نغماتی ترتیب، جبکہ اتھر وید میں روزمرہ زندگی، علاج، دعاؤں اور گھریلو رسومات سے متعلق تعلیمات شامل کی گئیں۔ یہ چاروں وید مل کر ویدک مذہب اور ہندو تہذیب کی بنیادی مذہبی بنیاد سمجھے جاتے ہیں۔

مذہب کی باگ ڈور

بعد کے ویدک دور میں مذہب زیادہ رسمی ہو گیا اور یگیہ (قربانی) کو نجات کا اہم ذریعہ سمجھا جانے لگا۔ مذہبی اختیار برہمن طبقے کے ہاتھ میں آ گیا، جس کی وجہ سے عام لوگوں کی مذہبی رسومات تک براہِ راست رسائی محدود ہو گئی۔ اسی دور میں اُپنشدوں کے ذریعے روح، برہمن، آتما اور مایا جیسے فلسفیانہ نظریات سامنے آئے، جنہوں نے ہندو فلسفے اور روحانی فکر کو نئی سمت دی۔

(History of Early India, Page 50-55)
(The Wonder That Was India, Page 45-52)
(Inida's Ancient past, Page 68-73)

غلامی اور ذات پات کا نظام

آریہ قوم نے اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لیے سماجی تقسیم (Varna System) کی بنیاد رکھی جو بعد میں ہندو ذات پات (Caste System) میں تبدیل ہوئی۔ اس کے تحت سماج کو چار طبقات میں بانٹا گیا: برہمن (پجاری) چھتریہ (سپاہی و حکمران) ویشیہ (تاجر و کاشتکار) شودر (غلام و خادم)۔۔ ''شودر'' دراصل وہی دراوڑ، منڈا، یا غیر آریائی اقوام تھیں جنہیں آریوں نے محکوم بنایا۔ انہیں ''نجس''، ''پاپی''، اور ''پیدائشی خادم'' قرار دیا گیا یہ انسانی مساوات اور بنیادی حقوق کے خلاف ایک نسلی و طبقاتی جرم تھا۔ جیسا کہ رِگ وید میں ذکر ہے:

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद् बाहू राजन्यः कृतः ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥

(ऋग्वेद 10.90.12पुरुष सूक्त)

ترجمہ: ''اس (کائناتی انسان) کے منہ سے برہمن پیدا ہوئے، اس کے بازوؤں سے راجنیہ (کھشتر یہ) بنائے گئے، اس کی رانوں سے ویشیہ وجود میں آئے، اور اس کے پاؤں سے شودر پیدا ہوا''۔ (رِگ وید، منڈل 10، سوکت 90، منتر 12)

❁❁❁

حصہ دوم

ہندو دھرم کی مختصر تاریخ
اور
ہندو لفظ کی تحقیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندو دھرم کی مختصر تاریخ

ہندو دھرم کی بنیاد قدیم وادیِ سندھ (Indus Valley Civilization) اور ویدک تہذیب میں ملتی ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ ہندو مذہب کی جڑیں تقریباً 2500 تا 2000 قبل مسیح کے درمیان کی سندھو گھاٹی کی تہذیب (Indus Valley Civilization) سے ملتی ہیں، جو آج کے پاکستان اور شمالی ہندوستان کے علاقوں میں آباد تھی۔

البتہ زیادہ تر محققین (جیسے اینسائیکلو پیڈیا برٹانیکا، آر۔سی۔مظمدار، آر۔کے۔ نارائین) کے مطابق ہندو دھرم کی منظم صورت میں ابتدا ویدک دور سے ہوئی، جو تقریباً 1500 قبل مسیح سے 600 قبل مسیح تک پھیلا ہوا تھا۔ اسی زمانے میں آریاؤں نے ویدیں مرتب کیں جن میں Rig Veda (ریگ وید) سب سے قدیم ہے۔

تاہم کچھ ماہرینِ آثارِ قدیمہ اور ہندوستانی روایات کے مطابق ہندو دھرم کی جڑیں اس سے بھی قدیم یعنی 4000 تا 5000 قبل مسیح کے درمیان پائی جاتی ہیں۔ ان کے مطابق ویدک تہذیب دراصل سندھو تہذیب کا تسلسل تھی، اور اس کے مذہبی خیالات وقت کے ساتھ ہندو دھرم میں ڈھل گئے۔

ہندو دھرم دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے جس کی ابتدا ویدک دور (تقریباً 1500 قبل مسیح) میں ہوئی، جب ریگ وید اور دیگر ویدیں مرتب کی گئیں۔ ابتدائی دور میں لوگ قدرتی طاقتوں جیسے آگ، سورج، ہوا، اندرا وغیرہ کی پوجا کرتے تھے اور قربانی

(یگیہ) کو مذہبی عبادت کا حصہ سمجھتے تھے۔ بعد میں جب اوپنشدی دور آیا تو مذہب میں فلسفیانہ رجحان بڑھا، اور آتما (روح)، برہمن (کائناتی حقیقت) اور موکش (نجات) جیسے نظریات سامنے آئے۔

وقت گزرنے کے ساتھ پرانک دور میں ہندو دھرم میں مختلف دیوتاؤں اور ان کے اوتاروں کی پوجا کا تصور عام ہوا، اور متعدد فرقے وجود میں آئے۔ آج ہندو دھرم ایک وسیع تہذیبی اور روحانی نظام ہے جس میں مختلف عقائد، رسومات اور فلسفے شامل ہیں۔

شری مد بھاگوت پران کے مطابق دھرم کی تعریف

वेदः प्राणिहितो धर्मो ह्यधर्मस्तद्विपर्ययः।

(Srimad Bhagavata Purana, Skandha 6, Adhyaya 1, Sloka 44)

ترجمہ: جو کچھ ویدوں میں بتایا گیا ہے، وہی دھرم (نیکی اور فرض) ہے اور جو ویدوں کے برعکس ہو، وہ اَدھرم (بدی یا گناہ) ہے۔

مفہوم: یہ تعریف ''دھرم'' کو ویدک اتھارٹی (Vedic Authority) کے تابع قرار دیتی ہے۔ یعنی نیکی، فرض، یا مذہبی عمل وہی ہے جو وید کے مطابق ہو اور جس عمل کی وید تائید نہ کرے، وہ اَدھرم (غیر دھرم) کہلاتا ہے۔

منواسمرتی کے مطابق دھرم کی تعریف

धर्मो वेदप्रणिहितो वेदोऽखिलो धर्ममूलम्।

(Manusmrti, Adhyaya 2, Sloka 6)

ترجمہ: دھرم وہی ہے جس کی بنیاد ویدوں پر رکھی گئی ہو، اور وید کی تمام تعلیمات دھرم کی جڑ (اصل ماخذ) ہیں۔

اسی طرح منواسمرتی باب 2 شلوک 10 میں ہے:

श्रुतिस्तु वेदः स्मृतिः तु धर्मशास्त्रम्।

(Manusmrti, Chapter 2, Verse 10)

یعنی وید شروتی (الہامی علم) ہے، اور سمرتی اس کی تشریح دونوں مل کر دھرم کا معیار طے کرتے ہیں۔

لفظ ''ہندو'' کا ماٰخذ

(Origin of the Word Hindu)

لفظ ''ہندو'' دراصل ''سنسکرت کے لفظ ''سِندھو (Sindhu) سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے ''دریا'' خاص طور پر دریائے سندھ (Indus River)۔ جب ایرانی (Persians) برصغیر میں آئے تو انہوں نے ''س'' کو ''ہ'' سے بدل دیا اس طرح ''سِندھو'' - ''ہندو'' بن گیا۔ لہٰذا لفظ ''ہندو'' کا ابتدائی مطلب تھا: ''وہ لوگ جو دریائے سندھ کے اُس پار رہتے ہیں''۔

(The History and Culture of the Indian People, Vol. 1 Page 5, R.C. Majumdar)
(Cultural Pasts: Essay in Early Indian History, P. 38)
(The Wonder That Was India, P. 3, A.L. Basham)

جغرافیائی مفہوم

چھٹی صدی قبلِ مسیح سے قبل ''ہندو'' کا مطلب کوئی مذہب سے نہیں بلکہ ایک خطہ تھا یعنی ''ہندوستان'' = سندھ کے پار کی زمین۔ ایرانی بادشاہ دارا اوّل (Darius I, 522-486 BCE) نے اپنی سلطنت میں ''ہِند و'' (Hindush) نام کی ایک صوبہ کا ذکر کیا جو موجودہ پاکستان اور شمالی بھارت کے علاقے پر مشتمل تھا جیسے:

> "Hindush was one of the provinces of the Great King's Empire, beyond the Indus" (Old Persian Inscriptions of Darius I, Persepolis, 518 BCE.
>
> *(Early India, Page 12)*
> *(The Rise and fall of Ancient Egypt, Appendix B, Toby Wilkinson)*

مذہبی مفہوم

ابتدائی ویدک عہد (1500-600 ق.م) میں لفظ ''ہندو'' کہیں استعمال نہیں ہوا۔ آریہ لوگ خود کو ''آریہ'' کہتے تھے، اور ان کا مذہب ویدک دھرم یا سناتن دھرم کہلاتا

تھا۔ ''ہندو'' بطور مذہبی لفظ پہلی بار غیر ملکیوں (ایرانیوں اور بعد میں عربوں) نے استعمال کیا، جو برصغیر کے رہنے والوں کو ایک مجموعی شناخت کے طور پر ''ہندوؤں'' کہتے تھے چاہے وہ ویدک، جین، یا بدھ مت کے پیروکار ہوں۔(Al-Biruni, Kitab al-Hind, 1030 CE)

(India's Ancient Past, Page 3, R.S. Sharma)

مذہبی وثقافتی مفہوم

وقت کے ساتھ ''ہندو'' کا مفہوم نسلی یا جغرافیائی شناخت سے ہٹ کر مذہبی شناخت میں بدل گیا۔ قرونِ وسطیٰ میں (خصوصاً مسلم مورخین کے دور میں)، ''ہندو'' سے مراد وہ لوگ تھے: ''جو اسلام، عیسائیت یا یہودیت کے ماننے والے نہیں، بلکہ وید، اپنشد، اور پرانوں پر یقین رکھتے ہیں''۔

یعنی ''ہندو'' وہ شخص بن گیا جو سناتن دھرم پر یقین رکھتا ہے۔ کرم (عمل)، دھرم (فرض)، اور موکش (نجات) کے اصولوں کو مانتا ہو اور وید، اپنشد، رامائن، مہابھارت، پران کو مقدس مانتا ہو۔(Al-Biruni, Kitab al-Hind, Chapter I)

(The Hindu View of Life, Page 12, S. Radhakrishnan)

جدید مفہوم

آج لفظ ''ہندو'' ایک مذہبی وتہذیبی شناخت بن چکا ہے، جس کے تحت وہ تمام لوگ آتے ہیں جو ہندو دھرم (Hinduism) کے ماننے والے ہیں۔ یعنی: ''ہندو وہ شخص ہے جو ویدک روایت، ہندو فلسفہ، یا دیوی۔دیوتا کی پوجا میں یقین رکھتا ہے اور سناتن دھرم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے''۔

(The Hindu View of Life, Page 14)

(Ancient India, Page 7. R.C. Majumdar)

پنڈت جواہر لال نہرو کے مطابق

لفظ ''ہندو'' کے معنیٰ اور اس کی تاریخی بنیاد پر پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی

مشہور کتاب The Discovery of India میں نہایت عالمانہ تجزیہ پیش کیا ہے۔ نہرو نے واضح طور پر کہا کہ ''ہندو'' دراصل ایک جغرافیائی اور ثقافتی اصطلاح تھی، نہ کہ ابتدا میں کوئی مذہبی نام جیسے:

● لفظ ''ہندو'' کا جغرافیائی مفہوم نہرو کے مطابق: پنڈت جواہر لال نہرو لکھتے ہیں:

The word 'Hindu' originally had no religious significance whatsoever, It was a geographical term used by the Persians to describe the people living beyond the river Sindhu (Indua). (The Discovery of India, Page 75)

ترجمہ: لفظ 'ہندو' کا ابتدا میں کوئی مذہبی مفہوم نہیں تھا۔ یہ صرف ایک جغرافیائی اصطلاح تھی جو ایرانی لوگ دریائے سندھ (Sindhu) کے پار رہنے والے لوگوں کے لیے استعمال کرتے تھے۔

یعنی نہرو کے مطابق لفظ ''ہندو'' کسی مذہب یا عقیدے سے منسلک نہیں تھا، بلکہ صرف ایک علاقائی شناخت تھی یعنی ''ہندوستان کے باشندے''۔

نہرو جی کے نزدیک ''ہند'' (Hind) کی اصطلاح کا مأخذ

● نہرو نے وضاحت کی کہ ایرانیوں نے ''س'' کی آواز کو ''ہ'' میں بدلا، اس طرح ''سِندھو'' ''ہِند و'' ''ہِند'' بن گیا۔ اسی سے ''ہندوستان'' (Land of the Hindus) کی اصطلاح وجود میں آئی۔

ترجمہ: ایرانی قوم نے لفظ 'سِندھو' کا 'س' بدل کر 'ہ' کر دیا اور اسی سے 'ہندو' اور 'ہندوستان' کے الفاظ وجود میں آئے۔

(The Discovery of India, Page 76)

● نہرو کے مطابق ''ہندو'' کا مذہبی مفہوم بعد میں پیدا ہوا، جب غیر ملکی (ایرانی، یونانی، عرب) اقوام نے برصغیر کے لوگوں کو ایک مشترک نام سے پکارنا شروع کیا، وہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: جب مسلمان فاتحین ہندوستان آئے تو انہوں نے لفظ 'ہندو' کو ہندوستان کے تمام لوگوں کے لیے استعمال کیا، خواہ وہ کسی بھی مذہب کے پیروکار ہوں۔

(The Discovery of India, Page 77)

یعنی مسلمانوں کے زمانے میں ''ہندو'' ایک اجتماعی قومیت کی علامت بن گیا، نہ کہ صرف مذہب کی۔

● پنڈت نہرو کے مطابق ''ہندومت'' (Hinduism) دراصل کوئی منظم مذہب نہیں بلکہ ایک ثقافت، رہن سہن اور فلسفیانہ طرزِ زندگی ہے۔

ترجمہ: ہندومت ایک محدود مذہب نہیں بلکہ زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے، جو مختلف عقائد اور رسوم کو اپنے دائرے میں سموئے ہوئے ہے۔

(The Discovery of India, Page 78)

اسی طرح The Discovery of India میں پنڈت Jawaharlal Nehru نے یہ بیان کیا کہ ہمارے پرانے ادب میں تو 'ہندو' لفظ کہیں آتا ہی نہیں..... ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس لفظ کا حوالہ کسی ہندوستانی کتاب میں ملتا ہے، وہ آٹھویں صدی عیسوی کا ایک تانترک گرنتھ ہے اور وہاں ہندو کا مطلب کسی خاص مذہب سے نہیں بلکہ خاص لوگوں سے ہے۔..... پنڈت جی نے جس تانترک گرنتھ کا تذکرہ کیا ہے اس کا نام 'Meru Tantra' ہے۔ اس کے 33 ویں باب میں لکھا ہے:

हीनानि गुणानि दूषयति इति हिन्दुः

یعنی شک، ہون وغیرہ چکرورتی راجہ ہندو مذہب کو ختم کرنے والے ہوں گے۔ جو بروں (دشمنوں) کی سرکوبی کرتا ہوا ہندو کہا جاتا ہے۔ (تانترک گرنتھ: Meru Tantra، باب 33)

ہندو لفظ کی وجہ تسمیہ

● لفظ ہندو کی وجہ تسمیہ برصغیر کی تاریخی لسانیات (Historical Linguistics) میں نہایت اہم مقام رکھتا ہے۔ ذیل میں تمام معتبر مآخذات جیسے ڈاکٹر ڈی سی سرکار،

پنڈت جواہر لعل نہرو، ڈاکٹر راج بلی پانڈے اور قدیم فارسی متون (Persian ,Avesta Inscriptions) کی روشنی میں تفصیل سے درج ہے:

● لفظ ''ہندو'' ابتدا میں نہ مذہبی تھا اور نہ ہی لسانی قومیت کا نام، بلکہ ایک جغرافیائی اصطلاح تھی جو دریائے سندھ (Sindhu River) اور اس کے اطراف کے علاقوں کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ بعد میں یہی لفظ ایرانیوں، یونانیوں، عربوں اور برصغیر کے باسیوں کے مابین مختلف تلفظ اور معنٰی میں رائج ہو گیا۔

● لفظ ''ہندو'' کا مأخذ سنسکرت لفظ ''سِندھو (Sindhu)'' ہے، جس کے معنٰی ہیں 'دریا'' یا ''پانی کا بہاؤ''۔ رِگ وید میں لفظ سِندھو دو سو سے زیادہ مرتبہ استعمال ہوا ہے، جہاں یہ لفظ دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ سمندر اور دریاؤں کے عمومی مفہوم میں بھی آیا ہے۔

''سِندھو ندیوں کی ماں ہے، وسیع اور طاقتور، وہ سب دریاؤں کو اپنے آغوش میں لیتی ہے''۔ (رِگ وید، منڈل 10 سوکت 75)

● ایرانی مأخذ ''س'' سے ''ہ'' کی تبدیلی

ایرانی زبان میں سنسکرت کے ''س'' (S) کی آواز اکثر ''ہ'' (H) میں بدل جاتی ہے۔

مثلاً: سنسکرت سَپت (Sapt) فارسی ہفت (Haft)

سنسکرت سَندھو (Sindhu) فارسی ہِند و (Hindu)

اس لسانی تبدیلی کے مطابق، ایرانیوں نے دریائے سندھ اور اس کے مشرقی علاقوں کو ''ہِند و'' اور وہاں کے رہنے والوں کو ''ہِند وان'' کہا۔

● ڈاکٹر ڈی سی سرکار (D.C. Sircar) اپنی کتاب Select Inscriptions میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: دریائے سندھ کے مغرب و مشرق میں بسنے والے لوگوں کو ایرانی بادشاہ دارا اوّل اور زیرکس نے 'ہندو' کے نام سے پکارا۔

(Select Inscriptions, Vol. IV, Page 10; Vol. V, Page 12)

● قدیم فارسی مذہبی کتاب میں ''ہپت ہندو'' (Hapta Hindu)

ایرانی مذہبی کتاب ''اوستا'' (Avesta) میں Hapta Hindu کا ذکر ملتا ہے، جو ''سپت سندھو'' (Sapta Sindhu) یعنی ''سات دریاؤں کی سرزمین'' کے مترادف ہے۔

ترجمہ: ہپت ہندو یعنی سات دریاؤں کی زمین، جو آریائی علاقوں کا مشرقی صوبہ ہے۔ *(Dr. Raj Bali Panday, Hindu Dharma Kosh, Page 702-703)*

● یونانی ولاطینی ماخذ ''Indos'' اور ''India''

یونانیوں نے فارسی لفظ ''ہندو'' کو ''Indos'' میں تبدیل کیا۔ اسی سے ''India'' اور ''Indian'' جیسے الفاظ وجود میں آئے۔

ہیرودوٹس (Herodotus) (5ویں صدی قبل مسیح) لکھتا ہے:

The people of the Indus region are called Indoi by the Persians. *(Herodotus, Histories, Book III, Sec. 94)*
(History of Ancient India, Page 21. T.R. Sharma)

● پانی کا ذکر ''سِندھو'' بطور ملک

سنسکرت کے عظیم ماہرِ لسانیات پانی (Panini) نے اپنی کتاب Ashtadhyayi میں ''سِندھو'' کا استعمال ملک (Desha) کے معنوں میں کیا۔ وہ لکھتا ہے:

सिन्धुः देशवाचकः शब्दः।

ترجمہ: سِندھو ایک ملک کا نام ہے وہ ملک جو دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے۔
(Panini, Ashtadhyayi, IV.3.93)
(Dr. Raj Bali Pandey, Hindu Dharma Kosh, Page 703)

● فارسی و ہندی لغات میں ''ہند''

فارسی زبان میں ''ہند'' سے متعدد الفاظ وجود میں آئے: ہندوی، ہندسہ، ہندووانہ، ہندوکش، ہندہ، ہندستان وغیرہ۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ''ہند'' ایرانیوں کے لیے جغرافیائی و تہذیبی اصطلاح تھی، مذہبی نہیں۔

(Hindu Dharma Kosh, Page 702-703)
(Persian Lexicon (Steingass Dictionary) under entry 'Hind')

اس طرح تحقیقی مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ: لفظ ''ہندو'' کا مأخذ خالص جغرافیائی ہے، مذہبی نہیں۔ یہ لفظ ''سِندھو'' (Sindhu) سے فارسی صوتی تبدیلی کے نتیجے میں ''ہندو'' بنا۔

ایرانی بادشاہوں دارااور زیرکس کے کتبوں میں یہ لفظ پہلی بار تاریخی طور پر درج ہے۔ بعد میں یونانیوں، عربوں، اور مقامی روایات میں یہ لفظ مختلف تلفظات کے ساتھ رائج ہوا۔ نہرو، ڈی سی سرکار، راج بلی پانڈے اور دیگر ماہرین نے اتفاق کیا ہے کہ ''ہندومت'' بطور مذہب بعد میں وجود میں آیا ابتدا میں ''ہندو'' صرف ہندوستان کے باشندے کہلاتے تھے۔

لفظ ''ہندو'' میں اختلاف اور آراء

لفظ ''ہندو'' کی اصل و معنویت پر ہندو مفکرین کے درمیان خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ اسے بیرونی (ایرانی و اسلامی) مأخذ مانتے ہیں، جبکہ دوسرے اسے سندھو (Sindhu) سے ماخوذ ثقافتی شناخت سمجھتے ہیں جیسے:

سوامی دیانند سرسوتی کے مطابق

سوامی دیانند سرسوتی، جو آریہ سماج کے بانی تھے، انہوں نے ''ہندو'' لفظ کے بجائے ''آریہ'' کے استعمال پر زور دیا۔ ان کے نزدیک ''ہندو'' لفظ سنسکرت ادب میں غیر موجود ہے اور یہ بیرونی اقوام (ایرانیوں یا بعد میں مسلمانوں) کی جانب سے ہندوستانیوں پر چسپاں کیا گیا نام ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ہندوستان'' کے بجائے ''آریہ ورت'' (Āryavarta) اور ''ہندو'' کے بجائے ''آریہ'' کہنا زیادہ درست ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: لفظ 'ہندو' ہمارے کسی قدیم ویدی یا سنسکرت گرنتھ میں نہیں ملتا۔ یہ نام بیرونی لوگوں نے دریائے سندھ کے پار رہنے والوں کو دیا۔ ہم 'آریہ' ہیں، نہ کہ

ہندو، اور ہماری زمین 'آریہ ورت' ہے، نہ کہ ہندوستان۔

(Satyarth Prakash (The light of Trusth), Ch. 11 Page 743 English Edition)

ونایک دامودر ساورکر (V.D. Savarkar) کے مطابق

ساورکر کے مطابق ''ہندو'' لفظ دراصل سنسکرت ''سندھو'' سے ماخوذ ہے اور اس میں کوئی توہین نہیں۔ انہوں نے اپنے ناقدین پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ اگر فارسی میں ''ہندو'' کے معنی حقارت آمیز ہیں، تو اسی فارسی میں ''آریہ'' کے معنی ''گھوڑے کی دُم'' کے بھی ہیں کیا اس بنا پر ''آریہ'' لفظ بھی ترک کر دینا چاہیے؟ وہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ لفظ 'ہندو' بیرونی ہے، اس لیے اسے ترک کر دینا چاہیے۔ لیکن فارسی میں 'آریہ' کے معنی 'گھوڑے کی دُم' کے بھی ہیں، تو کیا ہم 'آریہ' کا نام بھی چھوڑ دیں؟ حقیقت یہ ہے کہ 'ہندو' سندھو سے نکلا ہے، جو ہماری مقدس ندی ہے، اس میں کوئی توہین نہیں۔

(Savarkar Jeevan Darshan, Page 133)

(V.D. Savarkar, Hindutva: Who is a Hindu? (1923), Preface)

ہندو کسے کہتے ہیں

''ہندو'' اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بھارت کو اپنی پتر بھومی (وطن) اور پُنّیہ بھومی (مقدس سرزمین) مانتا ہو، اور ویدک، سناتن دھرم کے اصولوں جیسے اہنسا، سچائی، نیکی، کرم اور موکش پر ایمان رکھتا ہو۔ لفظ ''ہندو'' دراصل سنسکرت کے ''سِندھو'' سے نکلا ہے، جو پہلے جغرافیائی اصطلاح تھا اور بعد میں مذہبی و تہذیبی شناخت بن گیا۔

تاہم، یہ بات ابھی تک متفقہ طور پر طے نہیں ہو سکی کہ ''ہندو'' کی جامع تعریف کیا ہے، کیونکہ مختلف مفکرین، روایات اور شاستروں میں اس کے مفاہیم مختلف بیان کیے گئے ہیں۔ ذیل میں چند معروف مفکرین اور قدیم متون کے مطابق ''ہندو'' کی تعاریف پیش کی جا رہی ہیں:

آچاریہ ونوبا بھاوے کے مطابق ''ہندو'' کی تعریف

ترجمہ: جو شخص ورنوں (ذاتوں) اور آشرموں (زندگی کے چار مرحلوں) کے نظام کو تسلیم کرتا ہو، گائے کی خدمت کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھتا ہو، شروتیوں (وید منتروں) کو ماں کی طرح قابلِ احترام جانتا ہو، تمام مذاہب کا احترام کرتا ہو، دیوتاؤں کے بتوں کی توہین نہ کرتا ہو، پنرجنم (تناسخ) کے اصول کو مانتا ہو اور اس سے نجات کی کوشش کرتا ہو، تمام مخلوقات کے ساتھ مناسب رویہ رکھتا ہو اور تشدد سے غمگین ہوتا ہو وہی حقیقی ہندو ہے۔

विनोबा विचार "Vinoba Vichar ,Bombay Sarvodaya Manda, Mumbari, 1956)
Page 47 Acharya Vinoba Bhave)

(اسی بیان کو Gita Pravachan, Vol. II, chapter on Dharma میں بھی شامل کیا گیا ہے)

تن سُکھ رام گپت کے مطابق ''ہندو'' کی تعریف

ترجمہ: عملی طور پر ہندو وہ ہے جو ہندو ماں باپ سے پیدا ہوا ہو چاہے وہ جنیئو پہنے یا نہ پہنے، مذہب کے شاستروں پر عقیدہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، پیدائش، موت، اور کرم کے عقیدے کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو، زندگی کے چار ورنوں (یا مقاصد) دھرم (نیکی)، ارتھ (دولت)، کام (خواہش)، اور موکش (نجات) کی پیروی کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہندو ماں باپ سے پیدا ہونے والے بچوں میں اپنے ماحول کے اثر سے یہ احساس ضرور رہتا ہے کہ وہ ہندو ہیں۔"

Tansukh ram Gupta, Hindu Dharma Parichay, Page 38, Sarasvati)
(Bhavan, Varanasi

''ہندو ہونا مذہب سے زیادہ ایک پیدائشی، ثقافتی اور تہذیبی شناخت ہے''۔ یہ تعریف جدید ہندوستانی قوم پرستی کے اس تصور کے قریب ہے جسے بعد میں ونایک دامودر ساورکر نے اپنے نظریہ ''ہندوتو (Hindutva)'' میں اپنایا۔

(Who is a Hindu:Hindutva)

مہاتما گاندھی کے مطابق ''ہندو'' کی تعریف

ترجمہ: اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ ہندو دھرم کیا ہے، تو میں کہوں گا: یہ سچائی اور عدمِ تشدد کا قانون ہے۔ ہندو دھرم کوئی محدود مذہب نہیں بلکہ زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے، جو مختلف راستوں سے سچائی کی تلاش کو تسلیم کرتا ہے۔

(M.K. Gandhi, Young India 6 Oct 1921)
(The Collected Works of Mahatma Gandhi Vol. 19 Page 190)

گاندھی جی کی دوسری تعریف

ترجمہ: ہندو وہ ہے جو ویدوں پر ایمان رکھتا ہو، خدا کے وجود کو مانتا ہو، کرم اور جنم (اعادۂ حیات) کے اصول پر یقین رکھتا ہو اور اہنسا (عدمِ تشدد) کو اعلیٰ ترین نیکی سمجھتا ہو۔ لیکن سب سے بڑھ کر، ہندو وہ ہے جو تمام مذاہب کو سچا مانتا ہے۔

(M.K. Gandhi, Harijan, 9 Nov. 1935)
(Collected Works of Mahatma Gandhi (CWMG), Vol. 62, Page 189)

سوامی وویکانند کے مطابق ''ہندو''

ترجمہ: ہندو دھرم کوئی محدود مذہب نہیں بلکہ زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ ان تمام خیالات کا مجموعہ ہے جو انسانی روح نے کبھی سوچے ہیں یا سوچے گی۔ ہندو وہ ہے جو خدا تک پہنچنے والے تمام راستوں کو سچا مانتا ہے۔

(Swami Vivekananda, Complete Works, Vol. III, Page 237)

وردھا اسمرتی میں ''ہندو'' کی تعریف

अहिंसा दयाः सत्यं शौचं कारुण्यं तपो दमः।
ईश्वरपूजनं चैव एतद्धर्मः सनातनः॥
अहिंसकः सदाचारः वेदमार्गानुसारी च।
मूर्तिपूजापरः शान्तो हिंसया दुःखितो नरः॥

स एव हिन्दुरित्युक्तः स्मृतिवेदपथानुगः॥

ترجمہ: جو شخص تشدد سے بچنے والا، نیک اخلاق والا، ویدک راستے پر چلنے والا، بت پرست (مورت پوجک)، پُرامن اور تشدد سے رنجیدہ ہو وہی حقیقی ہندو کہلاتا ہے، جو ویدوں اور اسمرتیوں کے اصولوں پر عمل پیرا ہو۔

Hindu DHarmakosha, Vol. II, page 188 (Pandit Hemchandra Sharma)
Sabdakalpadruma, Vol. II, page 162 (Raja radhakanta Deva)
Swami Pranavananda, Hindu Dharma Darshan, Page 214

ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کے مطابق

ترجمہ: ہندو دھرم کو عام معنی میں مذہب کہنا درست نہیں، بلکہ یہ زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ انسان کو خیالات اور عقیدے میں مکمل آزادی دیتا ہے، مگر ساتھ ہی یہ سماجی رسم ورواج پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ کوئی شخص خدا پر ایمان رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، وہ تب بھی ہندو کہلا سکتا ہے بشرطیکہ وہ ہندو تہذیب، روایات اور معاشرتی طریقۂ زندگی کو قبول کرتا ہو۔

(Dr. S. Radhakrishnan, The Hindu View of Life, Page 12)

یعنی ہندو دھرم صرف مذہب نہیں بلکہ ایک تہذیبی واخلاقی طرزِ زندگی ہے۔ یہ کسی خاص عقیدے تک محدود نہیں، بلکہ انسان کو سوچنے، ماننے یا انکار کرنے کی آزادی دیتا ہے، بشرطیکہ وہ ہندو سماج اور اس کے تہذیبی ڈھانچے کا حصہ رہے۔

خلاصہ

ہندوستان کی ابتدائی تاریخ کا آغاز وادیٔ سندھ کی عظیم تہذیب سے ہوتا ہے، جو دنیا کی قدیم ترین شہری تہذیبوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس تہذیب نے منظم شہروں، زراعت، تجارت، دستکاری اور شہری منصوبہ بندی کے میدان میں نمایاں ترقی کی۔ بعد ازاں اس تہذیب کے زوال کے بعد تقریباً 1500 قبل مسیح میں وسطی ایشیا سے آریہ قوم

ہندوستان آئی، جس نے ویدک تہذیب کی بنیاد رکھی۔ آریوں نے ویدوں، سنسکرت زبان، یگیہ (قربانی) اور اپنے سماجی و مذہبی نظام کو فروغ دیا، جبکہ مقامی دراوڑی باشندوں کے ساتھ ان کے تعلقات، کشمکش اور اختلاط نے ہندوستانی معاشرے کی آئندہ تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔

ویدک دور کو ابتدائی اور بعد از ویدک ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ابتدائی دور میں معاشرہ نسبتاً سادہ، قبائلی اور فطرت پرستی پر مبنی تھا، جبکہ بعد از ویدک دور میں برہمن طبقے کا اثر بڑھا، یگیہ اور مذہبی رسومات کو مرکزی حیثیت حاصل ہوئی، ذات پات (ورن) کا نظام مضبوط ہوا اور اُپنشدوں کے ذریعے روح، برہمن اور موکش جیسے فلسفیانہ نظریات سامنے آئے۔ اسی دور نے بعد کے ہندو مذہب، فلسفے اور سماجی نظام کی بنیادی شکل متعین کی۔

لفظ ''ہندو'' ابتدا میں کسی مذہب کا نام نہیں تھا بلکہ دریائے سندھ کے مشرق میں رہنے والوں کے لیے ایک جغرافیائی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا تھا، جو بعد میں مذہبی شناخت بن گئی۔ ہندو دھرم کی بنیاد ویدک روایت پر قائم ہوئی، لیکن وقت کے ساتھ اس میں اُپنشد، رامائن، مہابھارت، پُران اور دیگر مذہبی و فلسفیانہ روایات شامل ہوتی گئیں۔ آج ہندو دھرم ایک وسیع مذہبی، فلسفیانہ اور تہذیبی نظام کی حیثیت رکھتا ہے، جس میں مختلف عقائد، عبادات اور فکری مکاتب شامل ہیں۔

❁❁❁

حصہ سوم

ہندو دھرم کے فرقے، کتابیں
اور
تہواروں کا مختصر تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندو دھرم کے فرقے

ہندو دھرم صدیوں پر محیط ایک قدیم مذہب ہے جس میں عقائد اور عبادات کی مختلف صورتیں پائی جاتی ہیں۔ وقت کے ساتھ اس کے اندر کئی ذیلی فرقے وجود میں آئے، مگر بنیادی طور پر ہندو دھرم تین بڑے فرقوں میں تقسیم ہے:

۱۔ شیو فرقہ (Shaivism شیو پنتھ) (शिव सम्प्रदाय)

۲۔ وشنو فرقہ (Vaishnavism وشنو پنتھ) (वैष्णव सम्प्रदाय)

شاکت فرقہ (Shaktism شکتی پنتھ) (शाक्त सम्प्रदाय)

سناتن دھرم کا تعارف

''سناتن''، سنسکرت لفظ ہے، جس کا مطلب ہے ازلی، قدیم، ہمیشہ رہنے والا، ابدی۔ ''دھرم'' کا مطلب ہے قانون، اصولِ زندگی، راستۂ حق، نیکی اور عدل کا نظام۔

لہٰذا ''سناتن دھرم'' کا مفہوم ہے: ''ازلی و ابدی مذہب'' وہ مذہب جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، یعنی ایسا ابدی راستہ جو انسان کو سچائی، نیکی اور روحانی پاکیزگی کی طرف لے جائے۔

سناتن دھرم کی تعریف

سناتن دھرم کی مختلف تعریف کی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں:

ویدک تعریف

ترجمہ: ''سچائی اور نظام (دھرم) ازلی اصولوں کے ساتھ پیدا ہوئے؛ یہ وہ قانون ہے جو کائنات کے نظم کو قائم رکھتا ہے''۔(Rigveda 10/1901-2)

تعریف: ویدک دور میں سناتن دھرم سے مراد وہ ازلی سچائی اور قدرتی قانون تھا جو کائنات اور انسان کی زندگی کو توازن اور عدل پر قائم رکھتا ہے۔

منواسمرتی کی تعریف

ترجمہ: ''وید، اسمرتی، اچھا چلن (سچّے لوگوں کا طریقہ) اور ضمیر کی آواز یہی دھرم کے چار ستون ہیں''۔(منوسمرتی، ادھیائے باب2، شلوک6)

تعریف: منو کے مطابق سناتن دھرم وہ مذہب ہے جس کی بنیاد ویدوں، سچّے لوگوں کے اعمال اور الٰہی ضمیر پر ہو۔ یہ ازلی اور ناقابلِ تغیر اصول ہے جو ہر زمانے میں سچائی پر قائم رہتا ہے۔

بھگوت گیتا کی تعریف

ترجمہ: ''جب جب دھرم کمزور ہوتا ہے اور ادھرم (بدی) بڑھتی ہے، تب تب میں (پرماتما) دھرم کے قیام کے لیے جنم لیتا ہوں''۔(بھگوت گیتا، ادھیائے4 شلوک7-8)

تعریف: کرشن جی کے مطابق سناتن دھرم ابدی سچائی اور نیکی کا راستہ ہے، جو ہر زمانے میں دوبارہ زندہ کیا جاتا ہے تاکہ عدل، نیکی اور روحانی توازن قائم رہے۔

آدی شنکراچاریہ کی تعریف

ترجمہ: ''سناتن دھرم صرف رسومات کا مجموعہ نہیں، بلکہ وہ ابدی علمِ روحانی (آتم وِدیا) ہے جو برہمن (حقیقتِ مطلقہ) کی پہچان کراتا ہے''۔

(بھاشیہ برہماسوتر، ادھیائے1)

تعریف: شنکراچاریہ کے نزدیک سناتن دھرم کوئی ظاہری مذہب نہیں بلکہ روحانی معرفت (روح کی پہچان) ہے وہ سچائی جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔

سوامی دیانند سرسوتی کی تعریف

ترجمہ: ''سناتن دھرم وہ ہے جو ویدوں میں بیان ہوا ہے، اور جو ازل سے ابد تک سچائی پر قائم ہے''۔ (ستیارتھ پرکاش، چیپٹر-4)

تعریف: دیانند سرسوتی کے نزدیک سناتن دھرم کا مطلب ہے ویدک سچائی یعنی ایسا مذہب جو خدا کی ازلی وحی (وید) پر مبنی ہو اور جس میں بت پرستی یا بدعت کی گنجائش نہ ہو۔

سوامی وویکانند کی تعریف

ترجمہ: ''سناتن دھرم وہ ابدی مذہب ہے جو تمام راستوں کو ایک ہی سچائی تک پہنچانے والا مانتا ہے''۔

(Complete Works of Swami Vivekananda, Vol.3, P. 188)

تعریف: وویکانند کے مطابق سناتن دھرم آفاقی مذہب (Universal Religion) ہے، جو تمام مذاہب میں پائی جانے والی سچائیوں کو تسلیم کرتا ہے اور انسانیت کی روحانی وحدت پر زور دیتا ہے۔

مہاتما گاندھی کی تعریف

ترجمہ: ''سناتن دھرم سچائی، عدمِ تشدد، محبت اور تمام مذاہب کے احترام کی تعلیم دیتا ہے''۔ *(Young India -1927)*

تعریف: گاندھی جی کے مطابق سناتن دھرم ایک اخلاقی و روحانی طرزِ حیات ہے، جو انسان کو امن، سچائی اور رواداری کی راہ دکھاتا ہے۔

ڈاکٹر رادھا کرشنن کی تعریف

ترجمہ: ''سناتن دھرم کوئی محدود مذہب نہیں بلکہ ایک ابدی روحانی تجربہ ہے جو انسان کو خدا سے جوڑتا ہے''۔(Indian Philosophy, Volume I, P. 30)

تعریف: رادھا کرشنن کے مطابق سناتن دھرم محض رسموں کا مجموعہ نہیں، بلکہ وہ روحانی سچائی ہے جو ہر انسان کو پرماتما سے جوڑنے کا ذریعہ ہے۔

سناتن دھرم کا تاریخی پس منظر

سناتن دھرم، جسے آج ہندو مذہب بھی کہا جاتا ہے، دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں شمار ہوتا ہے۔ ''سناتن دھرم'' اس مذہب کا اصل نام ہے، جبکہ ''ہندو'' کا لفظ ایران اور عرب کے لوگوں نے دریائے سندھ کے مشرق میں آباد لوگوں کے لیے استعمال کیا۔ اس مذہب کی بنیاد ویدک دور (تقریباً 1500 قبل مسیح تا 600 قبل مسیح) میں پڑی، جب وید (رِگ، سام، یجر اور اتھروید) بنیادی اور مقدس مذہبی صحائف سمجھے جاتے تھے۔ اس دور میں عبادت، یگیہ، اخلاق اور مذہبی فرائض پر زیادہ زور تھا۔

بعد کے ادوار میں سناتن دھرم میں مورتی پوجا، اوتار واد، متعدد دیوی دیوتاؤں کی عبادت، کرم کانڈ اور ذات پات کا نظام رائج ہوا، جسے پُرانک دور کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد بھگتی تحریک اور جدید دور کے مصلحین، جیسے سوامی دیانند سرسوتی اور سوامی وویکانند، نے اس مذہب کی اصلاح اور ویدک تعلیمات کی تجدید کی کوشش کی۔ آج سناتن دھرم کی بنیادی تعلیمات ویدوں، کرم (عمل)، پُنر جنم (آواگون)، موکش (نجات) اور دھرم (فرض و اخلاق) کے تصورات پر قائم ہیں۔

سناتن دھرم کا نظریاتی مفہوم

سناتن دھرم کسی ایک بانی یا نبی سے منسوب نہیں۔ یہ زندگی کا راستہ (Way of

Life) ہے، جو مذہب، اخلاق، قانون، عبادت، اور فلسفہ سب کو شامل کرتا ہے۔ اس کا مقصد موکش (نجات) حاصل کرنا ہے، یعنی روح کو دوبارہ جنم کے چکر سے آزاد کرنا۔ اس کی بنیاد کرم (عمل) اور دھرم (فرض) پر ہے۔

موجودہ دور میں سناتن دھرم کا سیاسی مفہوم

آج کے بھارت (ہندوستان) میں ''سناتن دھرم'' صرف ایک مذہبی یا روحانی اصطلاح نہیں رہی بلکہ اس نے سیاسی و سماجی مفہوم بھی اختیار کر لیا ہے۔ ابتدا میں یہ لفظ محض ہندو مذہب کے قدیم اور ابدی اصولوں کی نمائندگی کرتا تھا، لیکن آزادی کے بعد سے خاص طور پر بیسویں صدی کے آخری عشروں میں اس کا استعمال سیاسی شناخت (Political Identity) کے طور پر بڑھا ہے۔

سیاسی پس منظر

انیسویں صدی میں ہندو نشاۃِ ثانیہ (Hindu Renaissance) کی تحریکوں جیسے آریہ سماج، رام کرشن مشن اور بعد میں ہندو مہاسبھا نے سناتن دھرم کو ایک قوم پرستانہ مذہبی تصور کے طور پر پیش کیا۔ ان تحریکوں کا مقصد ہندو سماج کو دوبارہ متحد کرنا اور مسلم و عیسائی اثرات کے مقابلے میں ایک مضبوط مذہبی و ثقافتی شناخت قائم کرنا تھا۔

آزادی کے بعد، بھارتی جمہوریت نے سیکولر آئین کو اختیار کیا، مگر 1980 کے بعد سے ہندوتوا (Hindutva) یا ہندو قوم پرستی کی تحریک نے ''سناتن دھرم'' کے نام کو سیاسی نعروں اور پارٹی پالیسیوں میں شامل کیا۔

بھارتی جنتا پارٹی (BJP)، راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (RSS) اور دیگر ہندو تنظیمیں سناتن دھرم کو ہندوستانی تہذیب، اخلاقی اقدار اور ثقافتی ورثے کی علامت کے طور پر پیش کرتی ہیں۔

موجودہ مفہوم

۱۔سیاسی طور پر ''سناتن دھرم'' کو ایک قوم پرست نظریہ (Nationalist Ideology) کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے، جو ''ہندوراشٹر'' (Hindu Nation) کے تصور سے جڑا ہے۔

۲۔ثقافتی طور پر اسے بھارتی سنسکرتی (Indian Civilization) اور ویدک روایت کی بقا کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

۳۔مخالف نقطۂ نظر سے بعض دانشوروں اور سیکولر طبقات کا کہنا ہے کہ ''سناتن دھرم'' کا سیاسی استعمال دراصل ہندوستان کے کثیر المذہبی کردار کو محدود کرنے کی کوشش ہے، کیونکہ یہ تصور غیر ہندو برادریوں کو ثقافتی طور پر ''دوسرا'' (Other) بنا دیتا ہے۔

خلاصہ

موجودہ ہندوستان میں سناتن دھرم کا مطلب صرف مذہبی یا روحانی نہیں رہا بلکہ یہ ایک سیاسی، ثقافتی اور قومی شناخت کا مظہر بن گیا ہے۔ایک طرف یہ لفظ ''بھارتی تہذیب اور قدیم اقدار'' کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جبکہ دوسری طرف اس کا سیاسی استعمال ہندو قوم پرستی اور سیکولرازم کے درمیان کشمکش کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

آج کے بھارت میں ''سناتن دھرم'' ایک ایسا مذہبی و سیاسی نظریہ ہے جو ہندو تہذیب کی برتری، قومی شناخت، اور سیاسی طاقت کے مرکز کے طور پر پیش کیا جارہا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی یہ جمہوری و سیکولر نظام کے لیے فکری بحث اور اختلاف کا موضوع بھی بن چکا ہے۔

سناتن دھرم کی اہم شاخیں

سناتن دھرم کے اندر مختلف فرقے اور دھارائیں (Streams) ہیں، جو ایک ہی بنیاد پر مختلف دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔

۱۔وِشنومت (Vaishnavism) وِشنو، رام، کرشن کی پوجا۔

۲۔شیومت(Shaivism)شیواور پاروتی کی پوجا۔
۳۔شاکت مت(Shaktism)دیوی(درگا،کالی،لکشمی) کی پوجا۔
۴۔اسمارت مت (Smartism) پانچ دیوتاؤں (شیو، وِشنو، گنیش، دیوی، سورج) کی اجتماعی پوجا۔
ان سب کو مجموعی طور پر سناتن دھرم کے مختلف روپ کہا جاتا ہے۔

شیوفرقہ(Shaivism) کا تعارف

شیوفرقہ ہندو دھرم کے قدیم ترین اور بڑے فرقوں میں سے ایک ہے۔اس فرقے کے ماننے والے بھگوان شیو(مہادیو) کو پرماتما(سب سے اعلیٰ اورازلی ہستی) مانتے ہیں۔ان کے نزدیک شیو ہی کائنات کے خالق،محافظ،اور ناش کرنے والے ہیں۔شیو کو''مہیشور،ردر، نتراج،بھولے ناتھ'' وغیرہ کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔یہ فرقہ خاص طور پر جنوبی ہند (تمیل ناڈو،کرناٹک،آندھرا) اور ہمالیہ کے علاقوں میں زیادہ رائج ہے۔شیو کو مہادیو(بڑا دیوتا)،ناتراج(رقص کے دیوتا) اور بھولے ناتھ کے القاب سے پکارا جاتا ہے۔

شیوفرقہ کے عقائد

۱۔شیو ہی پرمیشور ہیں: شیو کو کائنات کی سب سے اعلیٰ ہستی اور تخلیق، بقا اور فنا کا مالک مانا جاتا ہے۔
۲۔تمام دیوتا شیو سے وابستہ ہیں: برہما، وشنو اور دیگر دیوتاؤں کو شیو ہی سے ظہور پذیر مانا جاتا ہے۔
۳۔شیو لِنگ کی پوجا: شیو کی عبادت عموماً شیو لِنگ کے ذریعے کی جاتی ہے، جو ان کی الوہیت اور کائناتی حقیقت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔
۴۔یوگ اور تپسیا: شیو کو یوگی راج مانا جاتا ہے، اس لیے ان کے پیروکار یوگ، مراقبہ،

ریاضت اور سنیاس کو اہمیت دیتے ہیں۔

۵۔موکش کا عقیدہ: شیومت کے مطابق کرم، گیان، بھکتی اور شیو کی کرپا کے ذریعے موکش (نجات) حاصل کی جاسکتی ہے۔

اہم مذہبی علامتیں (Religious Symbols)

- شِولِنگم (शिवलिंग): شیو کی عبادت کی سب سے اہم علامت، جو الوہیت، تخلیق اور ازلیت کی نمائندگی کرتی ہے۔
- تریشول (त्रिशूल): تخلیق، بقا اور فنا کی علامت؛ شیو کا مشہور ہتھیار۔
- ناگ (नाग): روحانی طاقت، بے خوفی اور موت پر غلبے کی علامت۔
- گنگا (गंगा): پاکیزگی، کرپا اور روحانی تطہیر کی علامت۔

شیو فرقہ کی اہم مذہبی کتب

۱۔شیو آگم (शिव आगम)۔شیو عبادت اور مندر کے اصول۔

۲۔شیو پوران (शिव पुराण)۔شیو کی زندگی، تعلیمات اور پوجا۔

۳۔لِنگ پوران (लिङ्ग पुराण)۔شیو لِنگ کی اہمیت اور فلسفہ۔

۴۔رُدر یامل تنتر (रुद्र यामल तंत्र)۔تانترک اور روحانی تعلیمات۔

۵۔وِجّیان بھیرَو تنتر (विज्ञान भैरव तंत्र)۔مراقبہ کے 112 طریقے۔

۶۔شیو گیتا (शिव गीता)۔شیو کی تعلیمات اور موکش کا راستہ۔

۷۔شیو سوتر (शिव सूत्र)۔کشمیر شیوازم کی بنیادی فلسفیانہ تعلیمات۔

اہم تہوار

۱۔مہا شیوراتری: شیو فرقہ کا سب سے بڑا تہوار، جس میں شیو لِنگ کی پوجا، دودھ اور گنگا جل کا ابھشیک، اور رات بھر عبادت کی جاتی ہے۔

۲۔شراون (ساون) مہینہ: شیو کی عبادت کا خصوصی مہینہ، جس میں خصوصاً ہر پیر کو روزہ اور پوجا کی جاتی ہے۔

۳۔ پردوش ورت: ہر قمری مہینے کی تیرھویں (تریودشی) کو شیو کی خصوصی عبادت اور ورت رکھا جاتا ہے۔

۴۔کارتک پورنیما: اس دن گنگا اسنان اور شیو پوجا کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔

۵۔نندی جینتی: شیو کے واہن نندی کی یاد میں منایا جانے والا تہوار۔

۶۔گنگا دشہرا: دریائے گنگا کے زمین پر نزول کی یاد میں منایا جاتا ہے، جسے روایت کے مطابق شیو نے اپنی جٹاؤں میں سمیٹا تھا۔

ذیلی فرقے (Sub-sects)

شیو فرقہ کے کئی ذیلی فرقے بھی وجود میں آ گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

آپ اسے اس طرح نہایت مختصر اور یکساں انداز میں لکھ سکتے ہیں:

۱۔ پاشوپت فرقہ (पाशुपत)

شیومت کا قدیم ترین فرقہ، جو شیو کو اعلیٰ ترین حقیقت مانتا ہے اور تپسیا، یوگ، ترکِ دنیا اور شیو بھکتی پر زور دیتا ہے۔

۲۔ لِنگایت فرقہ (वीरशैव/लिंगायत)

بارہویں صدی میں بسونّا کے قائم کردہ اس فرقے میں شیو لِنگ کی ذاتی عبادت، مساوات، اخلاقی زندگی اور ذات پات کی مخالفت پر زور دیا جاتا ہے۔

۳۔ ویرشیو نام فرقہ (वीरशैव)

ویرشیو روایت کی ایک شاخ، جو شیو بھکتی، سادگی، شیو نام کے جپ، ذات پات سے اجتناب اور میت کو دفنانے کی روایت رکھتی ہے۔

۴۔ناتھ فرقہ (नाथ सम्प्रदाय)

شیو کو آدی گرو ماننے والا یوگی فرقہ، جو ہٹھ یوگ، پرانایام، مراقبہ اور روحانی ریاضت کے ذریعے موکش کا قائل ہے۔

۵۔اوگھڑ فرقہ (औघड़ पंथ)

شیومت کا سخت گیر سنیاسی فرقہ، جو ترکِ دنیا، شمشان سادھنا، بھسم اور ادویت (غیر دوئی) کے نظریے پر عمل کرتا ہے۔

۶۔ناگ پنتھی فرقہ (नाग पंथी)

شیو سے وابستہ سنیاسی فرقہ، جو تپسیا، یوگ، بھسم، سنیاس اور موکش کے حصول کو اپنی مذہبی زندگی کا مرکز مانتا ہے۔

وِشنو فرقہ (वैष्णव सम्प्रदाय) کا تعارف

وِشنو فرقہ ہندو مذہب کے اہم اور بڑے فرقوں میں سے ایک ہے۔اس فرقہ کے ماننے والے وِشنو جی کو کائنات کا محافظ، پالنے والا اور نجات دہندہ (پرماتما) مانتے ہیں۔یہ فرقہ گُپت عہد (320ء تا 550ء) میں اپنے عروج پر پہنچا۔اسی زمانے میں اوتار واد (अवतारवाद) اور مورتی پوجا (بت پرستی) کا رواج عام ہوا۔وِشنو کو ماننے والے اسے پالن ہار سمجھتے ہیں جو برہما (خالق) اور شیو (فنا کرنے والا) کے ساتھ مل کر تری مورتی بناتا ہے۔

عقائد (Beliefs)

۱۔وِشنو پرمیشور ہے:

وِشنو کو کائنات کا محافظ اور سب سے بڑا دیوتا مانا جاتا ہے۔

۲۔اوتار واد:

وِشنو مختلف جنم (اوتار) لے کر دھرم کی حفاظت کرتا ہے، جیسے رام، کرشن، بدھ، کلکی وغیرہ۔

۳۔بھکتی (عقیدت):

نجات کا راستہ وِشنو کی محبت اور عبادت میں ہے، نہ کہ صرف علم یا عمل میں۔

۴۔موکش (نجات):

بھکتی اور نیک کرموں سے روح دوبارہ جنم کے چکر سے آزاد ہو کر وِشنو میں مل جاتی ہے۔

۵۔کرم اور پُنر جنم:

ہر انسان اپنے اعمال کے مطابق اگلا جنم پاتا ہے۔

۶۔تری مورتی عقیدہ:

برہما (خالق)، وِشنو (محافظ) اور شیو (فنا کرنے والا) تینوں اہم ہستیاں، مگر وِشنو سب سے اعلیٰ۔

۷۔مورتی پوجا: وِشنو، رام یا کرشن کی مورتیاں عبادت کے لیے وسیلہ مانی جاتی ہیں۔

۸۔اہم منتر: ''اوم نمو نارائنائے'' وِشنو کی عبادت کا مقدس منتر۔

۹۔اہم مقصد: وِشنو کی رضا اور آتما کا وِشنو میں وِلَین (اتحاد) حاصل کرنا۔

۱۰۔اہم عبادت: وِشنو، رام اور کرشن کی مورتیوں کی پوجا، گیتا کا پاٹھ، بھجن اور کیرتن۔

وِشنو کے دس اوتار (दशावतार)

۱۔متسیہ (मत्स्य)۔مچھلی کی شکل میں ویدوں اور منو کو عظیم سیلاب سے بچایا۔

۲۔کُورم (कूर्म)۔کچھوے کی شکل میں سمندر منتھن کے دوران مندر پہاڑ کو سہارا دیا۔

۳۔وراہ (वराह)۔سور کی شکل میں زمین کو سمندر سے نکالا۔

۴۔وامن (वामन)۔بونے برہمن کی صورت میں راجا بلی سے تین قدموں میں کائنات حاصل کی۔

۵۔پرشورام (परशुराम)۔ظالم کشتریوں کے خاتمے کے لیے ظاہر ہوئے۔

۶۔رام (राम)۔راون کا خاتمہ کر کے دھرم کی بحالی کی۔
۷۔بلرام (बलराम)۔ کرشن کے بڑے بھائی، طاقت اور زراعت کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔
۸۔بدھ (बुद्ध)۔اہنسا اور غلط مذہبی رسومات سے روکنے کی تعلیم دی۔
۹۔کرشن (कृष्ण)۔بھگود گیتا کے ذریعے دھرم، کرم اور بھکتی کی تعلیم دی۔
۱۰۔کلکی (कल्कि)۔مستقبل میں کلی یگ کے آخر میں ظاہر ہو کر بدی کا خاتمہ اور ست یگ کا آغاز کریں گے۔

وِشنو فرقہ کی مذہبی علامتیں

۱۔تلک (तिलक): وِشنو بھکتی اور عقیدت کی علامت۔
۲۔شنکھ (शंख): پاکیزگی، منگل اور عبادت کی علامت۔
۳۔سدرشن چکر (चक्र): عدل، طاقت اور برائی کے خاتمے کی علامت۔
۴۔گدا (गदा): قوت اور انصاف کی نشانی۔
۵۔کنول (पद्म): پاکیزگی اور روحانی بیداری کی علامت۔
۶۔تلسی (तुलसी): وِشنو کی محبوب اور بھکتی کی علامت۔
۷۔مورتی (मूर्ति): وِشنو، کرشن یا رام کی عبادت کی علامت۔
۸۔اُوم (ॐ): الوہی طاقت اور مقدس منتر کی علامت۔
۹۔گرُڑ (गरुड): وِشنو کی سواری، طاقت اور وفاداری کی علامت۔
۱۰۔نیلا و زعفرانی رنگ: وِشنو کی عظمت، تیاگ اور عقیدت کی علامت۔

وِشنو فرقہ کی اہم مذہبی کتب

۱۔وِشنو پران (विष्णु पुराण): وِشنو، ان کے اوتار اور تخلیقِ کائنات کا بیان۔
۲۔بھگود گیتا (भगवद्गीता): کرشن کی اخلاقی، روحانی اور فلسفیانہ تعلیمات۔

۳۔ بھاگوت پران (भागवत पुराण): کرشن کی زندگی اور بھکتی پر مبنی اہم کتاب۔
۴۔ مہابھارت (महाभारत): کرشن کے کردار اور دھرم کی تعلیمات پر مشتمل رزمیہ۔
۵۔ رامائن (रामायण): بھگوان رام کی زندگی، کردار اور مثالی حکمرانی کا بیان۔

وشنو فرقے کے اہم تہوار

۱۔ جنماسٹمی:

یہ بھگوان کرشن کے یومِ پیدائش کی یاد میں روزہ، بھجن، گیتا پاٹھ اور کرشن پوجا کی جاتی ہے۔

۲۔ رام نومی:

اس میں بھگوان رام کے یومِ پیدائش پر رامائن کا پاٹھ، بھجن اور جلوس منعقد کیے جاتے ہیں۔

۳۔ دیوالی:

اس میں بھگوان رام کی ایودھیا واپسی کی خوشی میں چراغاں کیا جاتا ہے۔

۴۔ ہولی:

اس میں بھگوان کرشن کی لیلاؤں اور بھکتی کی یاد میں خوشی کا تہوار منایا جاتا ہے۔

۵۔ وینکٹیشورا برہموتسو:

اس میں تیروپتی بالاجی (وینکٹیشورا) کے مندر کا سالانہ عظیم مذہبی تہوار منایا جاتا ہے۔

۶۔ نرسمہا جینتی:

یہ وِشنو کے نرسمہا اوتار کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

۷۔ بدھ پورنیما:

اس کو بعض وِشنو بھکت اسے وِشنو کے بدھ اوتار سے منسوب کرتے ہیں۔

وِشنو فرقہ کے اہم ذیلی فرقے

۱۔ وارکاری فرقہ (वारकरी)

مہاراشٹر کی بھکتی روایت، جس میں وِٹھوبا (کرشن) کی عبادت، نام سمرن، بھجن، خدمتِ خلق اور پنڈھرپور کی سالانہ واری یاترا کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

۲۔رام داسی فرقہ

سوامی رام داس کی قائم کردہ روایت، جو رام بھکتی، اخلاقی زندگی، نظم وضبط اور بھگود گیتا کی تعلیمات پر زور دیتی ہے۔

۳۔دتّا ترے فرقہ (दत्तात्रेय)

یہ فرقہ دتّا ترے کو وِشنو کا اوتار مانتا ہے اور سادگی، کرشن بھکتی، ضبطِ نفس اور غیر رسمی روحانی زندگی کو اہمیت دیتا ہے۔

(وِشنو پران 3.1 (اوتارواد)
(Encyclopaedia of Indian Religions, Mahanubhava Sect)
(R.G. Bhandarkar, Early History of the Deccan, Page 92)

شاکت فرقہ (Shaktism) کا تعارف

شاکت فرقہ ہندو مذہب کا ایک بڑا اور قدیم فرقہ ہے، جس میں ماتر دیوی (شکتی) کو کائنات کی اصل، اعلیٰ اور مطلق طاقت مانا جاتا ہے۔۔لفظ شاکت سنسکرت لفظ شکتی سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے طاقت یا الٰہی توانائی۔ان کے نزدیک شیو، وِشنو اور برہما سب اپنی اپنی طاقت (شکتی) کے بغیر کچھ نہیں۔

اسی لیے وہ شیو کی شکتی کو پاروتی / درگا / کالی / اُما، وِشنو کی شکتی کو لکشمی، اور برہما کی شکتی کو سرسوتی کے طور پر پوجتے ہیں۔شاکت عقیدے کے مطابق شیو، وِشنو اور برہما سب اپنی اپنی شکتی کے بغیر غیر فعال ہیں؛ اسی لیے شیو کی شکتی پاروتی / درگا / کالی / اُما، وِشنو کی شکتی لکشمی اور برہما کی شکتی سرسوتی کے طور پر پوجی جاتی ہے۔

(دیوی مہاتمیہ (مارکنڈے پران) 1.55-57)، (دیوی بھاگوت پران 1.8)

شاکت فرقہ کے اہم عقائد

۱۔شکتی ہی پرمیشوری ہے:

شکتی کو کائنات کی اعلیٰ ترین اور اصل طاقت مانا جاتا ہے۔

۲۔شیو اور شکتی ایک ہیں:

شیو اور شکتی کو ایک ہی حقیقت کے دو پہلو سمجھا جاتا ہے۔

۳۔دیوی کی عبادت:

درگا، پاروتی، لکشمی، سرسوتی، بھوانی اور للیتا وغیرہ دیوی کے مختلف روپوں کی پوجا کی جاتی ہے۔

۴۔دیوی کے ناموں کا جپ:

دیوی کے مقدس ناموں کے جپ کو روحانی برکت اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔

۵۔بھکتی اور تانترک عبادت:

منتر، یگیہ، پوجا اور بعض تانترک رسومات کو عبادت کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔

۶۔بھیرو اور ہنومان:

بھیرو کو دیوی کا محافظ اور ہنومان کو دیوی کا خادم و محافظ مانا جاتا ہے۔

۷۔دیگر دیوتاؤں کا احترام:

وِشنو، شیو، گنیش اور سورج کی بھی تعظیم اور عبادت کی جاتی ہے۔

۸۔موکش کا عقیدہ:

دیوی کی بھکتی اور کرپا سے موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے۔

شاکت فرقہ کی اہم مذہبی کتب

۱۔دیوی بھاگوت پران۔دیوی کی عظمت اور شکتی کا فلسفہ۔

۲۔دیوی مہاتمیہ (چنڈی پاٹھ)۔درگا اور کالی کی عبادت کا اہم متن۔

۳۔للِتا سہسر نام۔دیوی للیتا کے ایک ہزار مقدس نام۔
۴۔تنتر شاستر۔تانترک عبادت،منتر اور روحانی اعمال۔
۵۔دُرگا بھاگوت پران۔دیوی کی عبادت اور مختلف روپوں کا بیان۔

شاکت فرقہ کی اہم مذہبی علامتیں

۱۔تریشول اور کنول۔طاقت اور پاکیزگی کی علامت۔
۲۔لال رنگ۔دیوی کی توانائی اور شجاعت کی نشانی۔
۳۔منتر۔''اوم دُرگائے نمہ''اور''جے ماتا دی''۔
۴۔سرخ تلک یا سندور۔شاکت شناخت کی علامت۔
۵۔لال پھول۔خصوصاً جبا(ہبسکس)اور کنول دیوی کو چڑھائے جاتے ہیں۔

شاکت فرقہ کے اہم تہوار

۱۔نوراتری۔نو دن تک دیوی درگا کی عبادت،روزہ،بھجن اور کیرتن۔
۲۔درگا پوجا۔دیوی درگا کی بدی پر فتح کی یاد میں منایا جانے والا بڑا تہوار۔
۳۔کالی پوجا۔دیوی کالی کی عبادت،خصوصاً بنگال اور آسام میں۔
۴۔دیوی جاگرن۔رات بھر بھجن،منتر اور کیرتن کی محفل۔
۵۔شکتی پوجا(نذر)۔دیوی کے حضور نذر پیش کی جاتی ہے،جو آج کل عموماً پھل یا ناریل کی صورت میں ہوتی ہے۔

شاکت فرقہ کے اہم ذیلی فرقے

۱۔شری وِدیا پنتھ(श्रीविद्या):
دیوی للیتا تریپور سندری کی عبادت،شری چکر،منتر،یوگ اور گیان پر زور دیتا ہے۔
۲۔کالی کُلا(काली कुल):

دیوی کالی کو اعلیٰ شکتی مان کر تانترک عبادت، منتر اور سادھنا کو اہمیت دیتا ہے۔

۳۔درگا پنتھ (दुर्गा पन्थ):

دیوی درگا کو محافظ اور بدی پر فتح کی علامت مان کر سادہ بھکتی، پوجا اور نوراتری کو اہم سمجھتا ہے۔

۴۔کامکھیا پنتھ (कामाख्या पन्थ):

کامکھیا دیوی کی عبادت، تانترک رسومات اور تخلیقی شکتی کے فلسفے پر مبنی روایت ہے۔

اسمارت فرقہ (स्मार्त संप्रदाय)

اسمارت مت (Smartism) ہندو دھرم کی ایک قدیم اور فلسفیانہ شاخ ہے، جس کی بنیاد آدی شنکراچاریہ (आदि शङ्कराचार्य) نے 8ویں صدی عیسوی میں رکھی۔لفظ ''اسمارت'' (स्मार्त) سنسکرت کے لفظ ''اسمرتی'' (स्मृति) سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے ''یاد رکھی ہوئی تعلیم'' یا روایتی وشاستری دھرم۔

اسمارت مت کو ''سناتن دھرم'' کا عقلی و معتدل روپ سمجھا جاتا ہے۔یہ مذہب ویدوں، اُپنشدوں اور اسمرتی شاستروں پر ایمان رکھتا ہے، اور ہندو دھرم کے مختلف فرقوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اسمارت فرقہ کے اہم عقائد

۱۔ایک برہمن:

تمام کائنات کی اصل حقیقت ایک برہمن ہے، اور تمام دیوتا اسی کے مختلف مظاہر ہیں۔

۲۔پنچایتن پوجا:

شیو، وِشنو، دیوی، سورج اور گنیش کی مشترکہ عبادت کی جاتی ہے۔

۳۔مذہبی ہم آہنگی:

ہندو مذہب کی مختلف شاخوں کو ایک ہی حقیقت کی مختلف صورتیں مانتے ہیں۔

۴۔مورتی پوجا:

مورتی کو خدا نہیں بلکہ اس کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

۵۔موکش:

برہمن کے حقیقی علم اور روحانی معرفت کے ذریعے نجات حاصل ہوتی ہے۔

اسمارت فرقہ کی اہم مذہبی کتب

۱۔چاروں وید۔ بنیادی مقدس صحائف۔

۲۔اُپنشد۔ برہمن اور آتما کا فلسفہ۔

۳۔برہما سوتر۔ ادویت ویدانت کی بنیادی کتاب۔

۴۔بھگود گیتا۔ کرشن کی روحانی تعلیمات۔

۵۔اسمرتی شاستر مذہبی اور معاشرتی احکام۔

اسمارت فرقہ کے اہم مذہبی رسومات

۱۔پنچایتن پوجا: پانچ دیوتاؤں کی مشترکہ عبادت۔

۲۔گیان، دھیان اور سیوا: روحانی ترقی کے بنیادی ذرائع۔

۳۔یگیہ: ویدک عبادت اور پاکیزگی کی رسم۔

۴۔موکش کی تلاش: برہمن کے ساتھ روحانی یکتائی کا حصول۔

فلسفیانہ بنیاد

اسمارت فرقہ ادویت ویدانت پر قائم ہے، جس کے مطابق حقیقت ایک ہے اور تمام دیوتا اسی ایک برہمن کے مختلف مظاہر ہیں۔

اہم خصوصیات

- تمام دیوتاؤں کا احترام۔
- فلسفہ، علم اور یوگ پر زور۔
- مذہبی ہم آہنگی اور عدمِ تعصب۔
- ادویت (وحدتِ وجود) کا عقیدہ۔

اہم مراکز

شری شنگیری مٹھ، کانچی، کاشی، بدری ناتھ، دوارکا اور جگن ناتھ پوری اس فرقے کے نمایاں مذہبی مراکز ہیں۔

ہندو مذہب کے دیگر اہم فرقے

ہندو مذہب کے تین اہم فرقے شیو، وشنو اور شاکت کے ذیلی فرقوں کے علاوہ چند اہم فرقے ہیں جیسے رادھا سوامی فرقہ، کبیر پنتھ، دادو پنتھ، سوامی نارائن فرقہ، آریہ سماج، برہم سماج، پرارتھنا سماج، رام کرشن مشن، آنند مارگی، پرجاپتا برھما کماری مت، جے گرودیو مت، نرنکاری مشن، گائیتری سماج، سرنامت، تھیوسوفیکل سوسائٹی۔ جن میں کچھ روایتی فرقے (सम्प्रदाय/पंथ) ہیں، کچھ اصلاحی تحریکیں (Reform Movements)، اور کچھ جدید روحانی/فکری تحریکیں (Modern Spiritual Movements) ہیں۔ ذیل میں میں انہیں درست علمی زمرہ بندی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے:

روایتی مذہبی فرقے (सम्प्रदाय/पंथ)

یہ وہ جماعتیں ہیں جن کا مرکز کسی گرو، بھگوان یا مخصوص بھکتی روایت پر ہے اور باقاعدہ مذہبی شناخت رکھتی ہیں۔

۱۔رادھا سوامی فرقہ(राधा स्वामी संप्रदाय)

۲۔کبیر پنتھ(कबीर पंथ)

۳۔دادو پنتھ(दादू पंथ)

۴۔سوامی نارائن فرقہ(स्वामीनारायण संप्रदाय)

۵۔جے گرودیومت(जय गुरुदेव मत)

۶۔سرنامی/سرنامت(सतनामी/सरनामी परंपरा-روایت)

نوٹ: یہ سب فرقے بھی ہیں اور جزوی طور پر تحریک بھی، مگر بنیادی طور پر مذہبی پنتھ کہلاتے ہیں۔

اصلاحی تحریکیں(Religious Reform Movements)

یہ تحریکیں ہندو سماج اور مذہبی افکار میں پائی جانے والی خرابیوں، توہمات، بدعات کا خاتمہ اور غیر ضروری رسومات کی اصلاح کے لیے وجود میں آئیں۔ان کا مقصد مذہب کو عقلی، اخلاقی اور سماجی بنیادوں پر ازسرِنو مرتب کرنا، مذہبی شعور بیدار کرنا اور معاشرتی اصلاح کو فروغ دینا تھا جیسے:

۱۔آریہ سماج(आर्य समाज)

۲۔برہم سماج(ब्रह्म समाज)

۳۔پرتھنا سماج(प्रार्थना समाज)

۴۔نرنکاری مشن(निरंकारी मिशन)-(سکھ روایت کے اندر اصلاحی تحریک)

نوٹ: یہ فرقے نہیں بلکہ اصلاحی تحریکیں ہیں۔

جدید روحانی وفکری تحریکیں

(Philosophical Movements/Modern Spiritual)

یہ تحریکیں کسی ایک مذہب تک محدود نہیں بلکہ عالمی روحانیت، اخلاق، یوگ،

مراقبہ یا فلسفہ کو فروغ دیتی ہیں جیسے:

۱۔رام کرشن مشن (रामकृष्ण मिशन)

۲۔آنند مارگی فرقہ (आनंद मार्ग संप्रदाय)

۳۔پراجاپتا برہما کماری مت (प्रजापिता ब्रह्माकुमारी मत)

۴۔گایتری سماج (गायत्री समाज)

۵۔تھیوسوفیکل سوسائٹی (थियोसोफिकल सोसाइटी)

نوٹ: یہ فرقے کم اور روحانی وفکری تحریکیں زیادہ ہیں۔

ہندو مذہبی کتابوں کا تعارف

ہندو مذہب کی مذہبی کتابیں دنیا کی قدیم ترین روحانی وفکری روایات میں شمار ہوتی ہیں۔ان کا آغاز ویدوں (Vedas) سے ہوا، جو تقریباً 1500 ق.م تا 600 ق.مکے درمیان ترتیب پائیں اور ہندو دھرم کی بنیادی بنیاد سمجھی جاتی ہیں۔ ہندو عقیدے کے مطابق وید ''اپوروشیہ''یعنی انسانوں کی تخلیق نہیں بلکہ الہامی کلام ہیں، جو رشیوں (پیغمبرنما دانشوروں) نے ''سنے''اور محفوظ کیے۔

ویدوں میں فطرت، دیوتاؤں، قربانیوں، اخلاق اور انسانی زندگی کے اصولوں پر زور دیا گیا ہے۔

ان کے بعد برہمن، آرنیک اور اُپنشد نے فلسفیانہ رنگ اختیار کیا، جہاں ''آتما'' (روح) اور ''برہمن'' (کائناتی حقیقت) کے تصور نے روحانیت کی گہرائی پیدا کی۔ان کتابوں نے بعد کے ہندو فلسفے، یوگ، کرم، موکش اور دھرم جیسے نظریات کی بنیاد رکھی۔

بعد از ویدک دور میں اسمرتی گرنتھوں کا ظہور ہوا، جن میں مذہب کے عملی، اخلاقی اور سماجی اصول بیان کیے گئے۔ رامائن اور مہابھارت نے دھرم کے تصور کو عام انسان کی

زندگی سے جوڑا، جبکہ بھگوت گیتا نے عمل (کرما) اور عقیدہ (بھکتی) کا حسین امتزاج پیش کیا۔

منواسمرتی نے سماجی قوانین، ذات پات اور انسانی فرائض کی وضاحت کی، اور پرانوں نے دیوتاؤں، کائنات کی تخلیق اور اخلاقی تعلیمات کو عام فہم قصوں کے ذریعے پیش کیا۔

ان تمام کتابوں نے نہ صرف ہندو دھرم کو تشکیل دیا بلکہ صدیوں تک بھارتی ثقافت، ادب، فلسفہ اور سماج کو گہرے طور پر متاثر کیا، اسی لیے ہندو متون کو صرف مذہبی نہیں بلکہ انسانی تہذیب کے تاریخی وفکری خزانے کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔

ہندودھرم کی مذہبی کتابیں دو بڑی اقسام میں تقسیم کی جاتی ہیں:

ا۔شروتی (श्रुति) ''جو سنی گئی''

یہ وہ کتابیں ہیں جنہیں براہِ راست الہامی یا دیوی پرکاش سمجھا جاتا ہے۔انہیں سب سے مقدس اور بنیادی مانا جاتا ہے۔

(الف) وید (वेद)

ہندودھرم کی سب سے قدیم اور بنیادی کتابیں۔ان کی تعداد چار ہے:

ا۔رگ وید (ऋग्वेद) اس میں منتر (نعتیں) مختلف دیوتاؤں جیسے اگنی، اندر، سوریہ وغیرہ کی تعریف میں سب سے قدیم مذہبی کتاب (1500 ق م)، ویدک مذہب کی بنیاد ہے۔

۲۔یجروید (यजुर्वेद) اس میں قربانیوں (یگیہ) کے اصول اور طریقے یعنی مذہبی رسومات کے ضابطے بتائے گئے ہیں۔

۳۔سام وید (सामवेद) اس میں منتر واشلوک گانے کے انداز میں ہیں، یہ مذہبی موسیقی اور منتر گائیکی کی بنیاد ہے۔

۴۔اتھروید (अथर्ववेद) اس میں جادو، بیماریوں کے علاج، گھریلو منتر، روزمرہ کی دعائیں ہیں اس میں عوامی مذہب اور ابتدائی سائنسی سوچ کی جھلک ہے۔

(ب) برہمن، آرنیک، اور اُپنشد (ब्राह्मण--आरण्यक--उपनिषद्)

یہ ویدوں کی تشریحات اور فلسفیانہ حصے ہیں:

برہمن (ब्राह्मण):

ویدوں کی رسومات کی وضاحت؛ یگیہ (قربانی) کے قواعد۔

آرنیک (आरण्यक):

عبادت کے روحانی پہلو؛ جو جنگلوں میں رہنے والے سنتوں نے لکھے۔

اُپنشد (उपनिषद्):

فلسفیانہ تعلیمات: برہم (کائناتی روح)، آتما (انسانی روح)، موکش (نجات)۔

انہیں ''ویدانت'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہی کتابیں بعد میں ہندو فلسفہ (Vedanta) کی بنیاد بنیں۔

۲۔ اسمرتی (स्मृति) ''جو یاد کی گئی''

یہ وہ کتابیں ہیں جنہیں انسانوں نے ویدوں کی روشنی میں لکھا۔ یہ ہندو معاشرت، قانون، اور تاریخ کا مجموعہ ہیں۔

(الف) دھرم شاستر (धर्मशास्त्र)

اسمرتیاں جنہیں دھرم شاستر سمرتی کہا جاتا ہے۔ روایتی ہندو روایت میں نو اسمرتیوں کو دھرم شاستر کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے یہ وہی نو بنیادی قانون گرنتھ ہیں جن سے ہندو ''دھرم شاستر'' کا نظام وجود میں آیا۔ اس کے تحت اسمرتی آتی ہیں جیسے:

۱۔ منو اسمرتی (मनुस्मृति)

۲۔ یاجنوالکیہ اسمرتی (याज्ञवल्क्यस्मृति)

۳۔ نارد اسمرتی (नारदस्मृति)

۴۔ پاراشر اسمرتی (पाराशरस्मृति)

۵۔ برہسپتی اسمرتی (बृहस्पतिस्मृति)
٦۔ کاتیائن اسمرتی (कात्यायनस्मृति)
۷۔ آپستمب دھرم سوتر (आपस्तम्ब धर्मसूत्र)
۸۔ گوتم دھرم سوتر (गौतम धर्मसूत्र)
۹۔ وسشٹھ اسمرتی (वसिष्ठ स्मृति)

سب سے مشہور: منوا سمرتی (मनुस्मृति) اس میں سماجی قانون، ذات پات، عورتوں کے حقوق، اخلاق، اور فرائض بیان ہیں۔ اسے ''ہندو قانون کی بنیاد'' کہا جاتا ہے۔

(ب) اتہاس (इतिहास)

۱۔ رامائن (रामायण)

مصنف: والمی کی (महर्षि वाल्मीकि)
موضوع: رام چندر جی کی زندگی، سیماں تک وفاداری، اور دھرم کی حفاظت۔

۲۔ مہابھارت (महाभारत)

مصنف: ویاس جی (महर्षि वेदव्यास)
موضوع: کورو اور پانڈو خاندانوں کی جنگ نیکی و بدی کی کشمکش۔

۳۔ بھگوت گیتا (भगवद्गीता)

مصنف: ویاس جی (مہابھارت کا حصہ)
مکالمہ: کرشن اور ارجن کے درمیان۔
موضوع: کرم، ایمان، فرض، اور موکش۔

۴۔ پُران (पुराण)

ان کی تعداد 18 بڑی اور 18 چھوٹی ہے۔ ان میں کائنات کی تخلیق، دیوتاؤں کی کہانیاں، اور اخلاقی سبق شامل ہیں۔ مشہور پران: وشنو پران، شیو پران، بھاگوت پران۔ اس میں عام لوگوں کے لیے مذہب کی کہانیوں کے ذریعے تعلیم کا ذریعہ۔

یہ اٹھارہ (۱۸) پران ہیں جنہیں سنسکرت میں पुराण अष्टादश کہا جاتا ہے۔

۱۔وشنو پران (विष्णु पुराण)
۲۔بھاگوت پران (भागवत पुराण)
۳۔نارد پران (नारद पुराण)
۴۔گڑڑ پران (गरुड पुराण)
۵۔پدم پران (पद्म पुराण)
۶۔ورہ پران (वराह पुराण)
۷۔متسہ پران (मत्स्य पुराण)
۸۔برہما پران (ब्रह्म पुराण)
۹۔برہمانڈ پران (ब्रह्माण्ड पुराण)
۱۰۔برہماویورت پران (ब्रह्मवैवर्त पुराण)
۱۱۔مارکنڈیہ پران (मार्कण्डेय पुराण)
۱۲۔بھوشیہ پران (भविष्य पुराण)
۱۳۔وامن پران (वामन पुराण)
۱۴۔شیو پران (शिव पुराण)
۱۵۔لنگ پران (लिङ्ग पुराण)
۱۶۔اسکنڈ پران (स्कन्द पुराण)
۱۷۔اگنی پران (अग्नि पुराण)
۱۸۔وایو پران (वायु पुराण)

۵۔آگم (आगम)

یہ ہندو دھرم کی وہ مذہبی اور روحانی کتابیں ہیں جو خاص طور پر عبادت، مندر، دیوی دیوتاؤں کی پوجا، یوگ، دھیان، منتر، تنتر اور روحانی سادھنا کے اصول بیان کرتی ہیں جیسے:

۱۔شَیو آگم (शैव आगम) ۲۔ویشنو آگم (वैष्णव आगम) ۳۔شاکت آگم (शाक्त आगम)

۶۔درشن (दर्शन)

ہندو مذہب میں ''درشن'' سے مراد وہ فلسفیانہ مکاتبِ فکر ہیں جو کائنات، روح،

خدا، کرم (कर्म) اور نجات (मोक्ष) جیسے بنیادی مسائل پر بحث کرتے ہیں۔ ہندو فلسفہ کے چھ مشہور نظاموں کو ''شڈ درشن (षड्दर्शन)'' یعنی ''چھ فلسفے'' کہا جاتا ہے۔

۱۔ نیایہ درشن (۲)(न्याय दर्शन)۔ ویشیشک درشن (۳)(वैशेषिक दर्शन)۔ سانکھیا درشن (۴)(सांख्य दर्शन)۔ یوگ درشن (۵)(योग दर्शन)۔ میمانسا درشن (۶)(मीमांसा दर्शन)۔ ویدانت درشن (वेदान्त दर्शन)

(Radhakrishnan, The Hindu View of Life, Papge 20-25)
(A.L. Basham, The Wonder That Was India, Page 39-47)
(R.S. Sharma, India's Ancient Past, Page 60-68)
(Swami Vivekananda, Complete Works, Vol. 3)

نوٹ: اب ذیل میں ہندو مذہب کی تمام اہم کتابوں کا تفصیلی ذکر پیش کیا جا رہا ہے، جن میں ان کے زمانہ، مصنف، تعداد، مضامین، تعلیمات، اور مذہبی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

❁❁❁

حصہ چہارم

ہندومت کے اہم تہوار، پرب، ورت
اور
تیرتھ یاترائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندومت کی اہم مذہبی روایات اور تہوار

ہندو مذہب میں تہوار، پرب، ورت (روزے) اور تیرتھ یاترائیں مذہبی اور روحانی زندگی کا اہم حصہ ہیں۔ ان کا مقصد خدا کی عبادت، اخلاقی تربیت، روحانی پاکیزگی، گناہوں کی معافی، خاندانی خوش حالی اور موکش (نجات) کا حصول ہے۔ ہندو مذہب میں سال بھر مختلف دیوی دیوتاؤں، اوتاروں، موسمی تبدیلیوں اور مذہبی روایات کی مناسبت سے بے شمار تہوار منائے جاتے ہیں، جبکہ مختلف ورت اور تیرتھ یاترائیں بھی خصوصی اہمیت رکھتی ہیں۔

ہندومت کے اہم تہوار

۱۔ دیوالی (दीपावली)

یہ ہندو مذہب کا سب سے بڑا تہوار ہے، جسے روشنیوں کا تہوار کہا جاتا ہے۔ اس دن گھروں، مندروں اور بازاروں کو چراغوں سے سجایا جاتا ہے۔ ہندو روایت کے مطابق اس دن بھگوان رام، راون پر فتح حاصل کرنے کے بعد ایودھیا واپس آئے تھے۔ اس موقع پر لکشمی دیوی کی پوجا بھی کی جاتی ہے۔

۲۔ ہولی (होली)

ہولی رنگوں اور خوشیوں کا تہوار ہے، جو برائی پر نیکی کی فتح کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس کا تعلق خاص طور پر بھگوان کرشن کی لیلاؤں اور پرہلاد کی داستان سے جوڑا جاتا ہے۔

۳۔ جنماشٹمی (जन्माष्टमी)

یہ تہوار بھگوان کرشن کے یومِ پیدائش کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس دن روزہ رکھا

جاتا ہے، بھگود گیتا کا پاٹھ، بھجن اور آدھی رات کو کرشن کی خصوصی پوجا کی جاتی ہے۔

۴۔رام نومی (राम नवमी)

یہ بھگوان رام کے یومِ پیدائش کا تہوار ہے۔اس موقع پر رامائن کا پاٹھ، بھجن، کیرتن اور جلوس نکالے جاتے ہیں۔

۵۔نوراتری (नवरात्रि)

یہ نو دن تک جاری رہنے والا تہوار ہے، جس میں دیوی درگا کے نو روپوں کی عبادت، روزہ، بھجن اور کیرتن کیے جاتے ہیں۔

٦۔درگا پوجا (दुर्गा पूजा)

یہ خاص طور پر مغربی بنگال میں منایا جانے والا عظیم تہوار ہے، جس میں دیوی درگا کی مہیشا سر پر فتح کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔

۷۔گنیش چترتھی (गणेश चतुर्थी)

یہ تہوار بھگوان گنیش کی پیدائش کی یاد میں منایا جاتا ہے۔گھروں اور مندروں میں گنیش کی مورتی نصب کر کے پوجا کی جاتی ہے۔

۸۔مہاشیوراتری (महाशिवरात्रि)

یہ شیو بھکتوں کا سب سے اہم تہوار ہے، جس میں روزہ، رات بھر جاگ کر عبادت اور شیولنگ کا ابھشیک کیا جاتا ہے۔

۹۔مکرسنکرانتی (मकर संक्रांति)

یہ سورج کے مکر برج میں داخل ہونے کی خوشی میں منایا جاتا ہے اور اسے فصلوں کے تہوار کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔

۱۰۔رکشابندھن (रक्षाबंधन)

یہ بہن بھائی کے محبت بھرے رشتے کی علامت ہے، جس میں بہن بھائی کی کلائی

پر راکھی باندھتی ہے۔

ہندومت کے اہم پرب

ہندو مذہب میں پرب ایسے مقدس ایام کو کہا جاتا ہے جن میں عبادت، پوجا، دان اور مذہبی اعمال کی خصوصی فضیلت سمجھی جاتی ہے۔ اہم پرب درج ذیل ہیں:

۱۔ بسنت پنچمی	(बसंत पंचमी)
۲۔ مہاشیوراتری	(महाशिवरात्रि)
۳۔ رام نومی	(राम नवमी)
۴۔ جنماسٹمی	(जन्माष्टमी)
۵۔ نوراتری	(नवरात्रि)
۶۔ درگا پوجا	(दुर्गा पूजा)
۷۔ دیوالی	(दीपावली)
۸۔ ہولی	(होली)
۹۔ مکرسنکرانتی	(मकर संक्रांति)
۱۰۔ کارتک پورنیما	(कार्तिक पूर्णिमा)
۱۱۔ گرو پورنیما	(गुरु पूर्णिमा)
۱۲۔ وٹ ساوتری	(वट सावित्री व्रत)

ہندومت کے اہم ورت

ورت ہندو مذہب میں عبادت، تزکیۂ نفس اور مخصوص مرادوں کے حصول کے لیے رکھا جانے والا مذہبی روزہ ہے۔ مشہور ورت درج ذیل ہیں:

۱۔ ایکادشی ورت (एकादशी व्रत)

یہ ہر قمری مہینے میں دو مرتبہ رکھا جاتا ہے اور اسے وِشنو کی عبادت کا اہم ورت سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ سوموار ورت

یہ شیو کی خوشنودی کے لیے پیر کے دن رکھا جاتا ہے۔

۳۔ منگل ورت

یہ ہنومان یا دیوی کی عبادت کے لیے رکھا جاتا ہے۔

۴۔ شکروار ورت

یہ لکشمی دیوی کی خوشنودی کے لیے رکھا جاتا ہے۔

۵۔ شنی ورت

یہ شنی دیو کی رضا کے لیے رکھا جاتا ہے۔

۶۔ کرواچوتھ

اسے شادی شدہ خواتین اپنے شوہروں کی لمبی عمر کے لیے رکھتی ہیں۔

۷۔ تیج ورت

اسے خصوصاً خواتین ازدواجی خوش حالی کے لیے رکھتی ہیں۔

۸۔ پردوش ورت

یہ شیو کی عبادت کے لیے ہر قمری مہینے میں دو مرتبہ رکھا جاتا ہے۔

۹۔ چھٹھ ورت

یہ سورج دیوتا کی عبادت کے لیے بہار اور اتر پردیش میں مشہور ہے۔

۱۰۔ ساون سوموار

یہ شراون مہینے کے تمام پیر شیو کی عبادت کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔

ہندومت کی اہم تیرتھ یاترائیں

تیرتھ یاترا ہندو مذہب میں نہایت مقدس عبادت سمجھی جاتی ہے۔ عقیدہ ہے کہ

مقدس مقامات کی زیارت سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور موکش کی راہ آسان ہوتی ہے۔

ا۔ چاردھام یاترا (चार धाम)

ا۔ بدری ناتھ (बद्रीनाथ)

۲۔ دوارکا (द्वारका)

۳۔ جگن ناتھ پوری (जगन्नाथ पुरी)

۴۔ رامیشورم (रामेश्वरम्)

یہ ہندو مذہب کی سب سے اہم تیرتھ یاترا مانی جاتی ہے۔

۲۔ چھوٹا چاردھام

ا۔ یمنوتری (यमुनोत्री)

۲۔ گنگوتری (गंगोत्री)

۳۔ کیدارناتھ (केदारनाथ)

۴۔ بدری ناتھ (बद्रीनाथ)

۳۔ کمبھ میلہ

دنیا کا سب سے بڑا مذہبی اجتماع، جو ہر 12 سال بعد چار مقدس مقامات پر منعقد ہوتا ہے: پریاگ راج، ہری دوار، اجین، ناسک

۴۔ کاشی (وارانسی) یاترا

کاشی کو شیو کی مقدس نگری مانا جاتا ہے اور موکش کے لیے نہایت مقدس مقام سمجھا جاتا ہے۔

۵۔ تیرپتی بالاجی

آندھرا پردیش میں واقع وینکٹیشور (وشنو) کا مشہور مندر، جہاں ہر سال کروڑوں یاتری آتے ہیں۔

۶۔ویشنو دیوی

جموں وکشمیر میں واقع دیوی ویشنو کے مقدس مندر کی یاترا، جو ہندوؤں کی مشہور زیارت گاہ ہے۔

۷۔امرناتھ یاترا

کشمیر میں واقع برفانی شیولنگ کے درشن کے لیے سالانہ یاترا کی جاتی ہے۔

۸۔کیدارناتھ

شیو کے بارہ جیوترلنگوں میں سے ایک اہم تیرتھ، جو ہمالیہ میں واقع ہے۔

کاور یاترا (कांवड़ यात्रा)

کاور یاترا ہندو مذہب، خصوصاً شیومت، کی ایک مشہور سالانہ مذہبی یاترا ہے، جو عموماً شراون (ساون) مہینے میں کی جاتی ہے۔ اس یاترا میں شیو بھکت، جنہیں کاور یا کہا جاتا ہے، گنگا، گوداوری یا دیگر مقدس دریاؤں سے مقدس جل کاور (बाँस की काँवर) میں بھر کر سینکڑوں کلومیٹر پیدل سفر کرتے ہیں اور اسے شیو مندروں، خصوصاً ہریدوار، گومکھ، گنگوتری، کیدارناتھ، دیوگھر اور دیگر جیوترلنگ مندروں میں شیو لنگ پر چڑھاتے ہیں۔ ہندو عقیدے کے مطابق یہ یاترا شیو کی بھکتی، تپسیا، کفارۂ گناہ، روحانی پاکیزگی اور مرادوں کی تکمیل کا ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔

ہندو دھرم کے اہم مندر

۱۔**کاشی وشوناتھ مندر (वाराणसी، اتر پردیش)**: بھگوان شیو کے بارہ جیوترلنگوں میں سے ایک نہایت مقدس مندر۔

۲۔**رام جنم بھومی مندر (ایودھیا، اتر پردیش)**: بھگوان رام کی جائے پیدائش پر واقع عظیم مندر۔

۳۔**شری کرشن جنم بھومی (متھرا، اتر پردیش)**: بھگوان کرشن کی جائے پیدائش کا مقدس مقام۔

۴۔**تیرپتی بالاجی مندر (آندھرا پردیش)**: بھگوان وینکٹیشور (وِشنو) کا دنیا کے مشہور ترین مندروں میں سے ایک۔

۵۔**جگن ناتھ مندر (پوری، اڑیسہ)**: بھگوان جگن ناتھ (کرشن) کا تاریخی مندر اور چار دھام میں شامل۔

۶۔**رامیشورم مندر (تمل ناڈو)**: بھگوان شیو کا جیوترلنگ اور چار دھام میں شامل مقدس مندر۔

۷۔**کیدار ناتھ مندر (اتراکھنڈ)**: ہمالیہ میں واقع شیو کے بارہ جیوترلنگوں میں سے ایک مشہور مندر۔

۸۔**بدری ناتھ مندر (اتراکھنڈ)**: بھگوان وِشنو کا مقدس مندر اور چار دھام کا اہم حصہ۔

۹۔**کاماکھیا دیوی مندر (آسام)**: شاکت دھرم کا مشہور طاقت پیٹھ اور دیوی کاماکھیا کا مقدس مندر۔

۱۰۔**ویشنو دیوی مندر (جموں وکشمیر)**: ماتا ویشنو دیوی کا مشہور زیارت گاہ، جہاں ہر سال لاکھوں یاتری آتے ہیں۔

۱۱۔**سومناتھ مندر (گجرات)**: شیو کے بارہ جیوترلنگوں میں پہلا اور تاریخی مندر۔

۱۲۔**مہاکالیشور مندر (اجین، مدھیہ پردیش)**: شیو کے بارہ جیوترلنگوں میں سے ایک اہم مندر۔

۱۳۔**امرناتھ غار (جموں وکشمیر)**: قدرتی برفانی شیو لِنگ کے لیے مشہور مقدس مقام۔

۱۴۔**اکشردھام مندر (دہلی و گاندھی نگر)**: جدید دور کا عظیم ہندو مندر، جو ہندو ثقافت، فنِ تعمیر اور روحانی تعلیمات کا اہم مرکز ہے۔

خلاصہ

ہندو مذہب ایک قدیم اور کثیر الجہتی مذہبی روایت ہے، جس میں مختلف عقائد، عبادات، فلسفوں اور مذہبی تصورات کا امتزاج پایا جاتا ہے۔ اس کی تاریخی تشکیل وادیٔ سندھ کی تہذیب، آریائی روایات، ویدک دور اور بعد کے مذہبی و فلسفیانہ ارتقا سے ہوئی۔

ہندو مذہب میں وید، اُپنشد، برہمن، آرانیک، رامائن، مہابھارت، بھگود گیتا، پُران، آگم اور اسمرتی گرنتھ اہم مذہبی کتب شمار ہوتے ہیں۔ان کتابوں میں تخلیقِ کائنات، دیوی دیوتاؤں، عبادات، یگیہ، کرم، تناسخ، دھرم اور موکش جیسے بنیادی موضوعات بیان کیے گئے ہیں۔

ہندو مذہب کے اہم فرقوں میں شیومت، وِشنومت، شاکت مت اور اسمارت مت شامل ہیں۔شیومت میں شیو کو اعلیٰ ہستی، وِشنومت میں وِشنو اور ان کے اوتاروں، خصوصاً رام اور کرشن کو مرکزِ عقیدت، شاکت مت میں دیوی یا شکتی کو کائنات کی بنیادی طاقت، جبکہ اسمارت مت میں مختلف دیوی دیوتاؤں کو ایک ہی برہمن کے مظاہر سمجھا جاتا ہے۔ان فرقوں کے اندر بھی متعدد ذیلی فرقے پائے جاتے ہیں، جن کے عبادتی طریقوں، مذہبی علامتوں، منتروں، مندروں اور روحانی نظریات میں فرق موجود ہے۔

ہندو مذہبی زندگی میں پوجا، مورتی پوجا، منتر جپ، یگیہ، بھجن، کیرتن، یوگ، دھیان، ورت، نذر اور تیرتھ یاترا کو خاص اہمیت حاصل ہے۔دیوالی، ہولی، جنماسٹمی، رام نومی، مہا شیوراتری، نوراتری، درگا پوجا، گنیش چترتھی اور مکر سنکرانتی اس کے نمایاں تہوار ہیں۔اسی طرح کاشی، کیدار ناتھ، بدری ناتھ، رامیشورم، جگن ناتھ پوری، تیرپتی، ویشنو دیوی اور امرناتھ جیسے مقامات مقدس تیرتھ سمجھے جاتے ہیں۔مجموعی طور پر ہندو مذہب مختلف عقائد، فرقوں، عبادات، تہواروں اور فلسفیانہ نظریات پر مشتمل ایک وسیع مذہبی وثقافتی نظام ہے۔اللہ تعالیٰ پوری انسانیت اور خصوصاً اس قوم کو ہدایت عطا فرمائے۔

طالب دعا

محمد سرور فاروقی ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ